بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم الایمان:30

ہماری توبہ، توبہ نہیں مذاق ہے!

تصنیف

عبداللہ صدیقی
〈ریسرچ اسکالر آف ایمانیات〉

زیر سرپرستی

مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری

استاذ حدیث وفقہ دارالعلوم سبیل السلام، حیدرآباد

ناشر
عظیم بک ڈپو، نزد جامع مسجد دیوبند، یوپی (انڈیا)

حق طباعت غیر محفوظ
(بغیر کسی تبدیلی کی چھپوانے کی عام اجازت ہے)

نام کتاب:۔ ہماری توبہ، توبہ نہیں مذاق ہے!
مرتب:۔ عبداللہ صدیقی
زیر سرپرستی:۔ مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری
سنہ طباعت:۔ ۲۰۱۶ء مطابق ۱۴۳۷ھ
تعداد اشاعت:۔
کمپیوٹر کتابت:۔ النور گرافکس، حیدرآباد، تلنگانہ۔ 9963770669
ناشر:۔ عظیم بکڈپو، دیوبند، یوپی، انڈیا۔ 247554
فون:۔ 09997177817

☆☆ ملنے کے پتے ☆☆

09966992308, 09391399079

نوٹ:۔ اگر آپ امت کے عقائد و اعمال کی اصلاح اور ان کی خرابیوں کو دور کرنا چاہتے ہوں تو اس کتاب کو مفت تقسیم کر کے توبہ کا صحیح طریقہ سکھایئے۔

فہرست عناوین

التَّوَّاب	4
اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم ہے	5
شیطان اولادِ آدم کو جہنم میں لے جانا چاہتا ہے	7
قصہ تخلیق آدم میں آدم کی نقل کی تعلیم ۔ توبہ کے لئے صحابہؓ جیسا ایمان ضروری	10
شیطان انسان کو توبہ سے دور رکھتا ہے	11
مسلمان شرک کو چھوڑے بغیر کس چیز سے توبہ کر رہے ہیں؟	16
فاسق اور فاجر لوگ کس چیز سے توبہ کر رہے ہیں؟	19
بدعقیدہ مسلمانوں کے پاس توبہ کا غلط تصور ہے	23
گناہ کر کے اللہ پر الزام لگانا جہالت ہے	25
دوسری قوموں میں توبہ کا عجیب وغریب طریقہ	27
موجودہ مسلمانوں کی اکثریت توبہ کا صحیح طریقہ نہیں جانتی	30
اسلامی تعلیمات میں توبہ کا صحیح مفہوم	32
توبہ کو بار بار توڑنا اللہ کے ساتھ مذاق ہے	35
سچی پکی توبہ کے تین شرائط ہیں	37
اللہ تعالیٰ نے رمضان کو مغفرت اور نجات کا مہینہ بنایا	40
اللہ کے حقوق میں گناہ سے توبہ کرنے کا طریقہ	41
نفس کے حقوق میں گناہ سے توبہ کرنے کا طریقہ	43
لوگوں کے حقوق میں گناہ سے توبہ کرنے کا طریقہ	45
گمراہی کی تعلیم دینے والے بھی عذاب سے بچ نہیں سکتے	51
پوری دنیا میں مسلمان توبہ کا مذاق بنائے ہوئے ہیں	53
مسلم معاشرہ گناہوں کے بھنور میں پھنستا چلا جا رہا ہے	59
سچی توبہ کے بعد ظلم کی تلافی نہ کر سکنے پر اللہ قیامت کی دن مدد کرے گا	73
دنیا میں گناہ کے پودے لگا کر جانا بہت بڑا گھاٹا اور خسارہ ہے	76
گناہ کے کاموں میں تعاون کرنا بھی گناہ میں شریک ہونا ہے	78

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اَلتَّوَّابُ

(ہمیشہ، بار بار اور بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا)

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ. اللہ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔(البقرہ:۲۲۲)

وَتُوۡبُوۡا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعاً اَیُّھَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔(النور:۳۱)

اے ایمان والو! تم سب اللہ کے آگے توبہ کرو! تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

یَا أَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا تُوۡبُوۡا إِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحاً۔ (التحریم:۸)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے سچی پکی توبہ کرو!

☆ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: لوگو! تم اپنے رب کی طرف توبہ کرتے رہا کرو! اللہ کی قسم میں ایک دن میں سو مرتبہ اللہ کے حضور میں توبہ واستغفار کرتا ہوں۔(مسلم شریف)

☆ نبی کریم ا نے یہ بھی ارشاد فرمایا: سارے کے سارے انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو بہت زیادہ توبہ کرنے والے ہیں۔(ترمذی، ابن ماجہ)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی گناہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔(سنن ابن ماجہ، بیہقی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ یہ ہے کہ پھر کبھی اس کا ارادہ نہ کرے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک گناہ کے بعد نیکی کیا کرو! نیکی اس گناہ کو ختم کر دے گی۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیکیاں گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہیں جس طرح پانی کپڑوں کا میل دور کر دیتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: گناہ پر پشیمان ہونا توبہ ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔(بخاری)

اللہ تعالیٰ بے انتہاء مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے

اللہ تعالی انسانی بادشاہوں کی طرح سخت اور بے رحم نہیں ہے اور نہ ہی بار بار معاف کرنے سے چڑھتا یا بیزار ہوتا یا غصہ ہوتا ہے، اس کو اپنی مخلوقات سے کوئی دشمنی نہیں، اگر انسان اس کو نہ بھی مانے اور اس کا انکار کرے یا اس کے ساتھ شرک کرے تب بھی وہ فوراً ناراض نہیں ہوتا، انسان چاہے کتنی ہی اس کی نافرمانی کرے، وہ توّاب ہونے کے ناطے اس کو سنبھلنے کا موقع دیتا ہے اور بار بار معاف کرتا رہتا ہے، اس نے قرآن مجید میں یہ تعلیم دی کہ وہ شرک کے علاوہ تمام گناہوں کو معاف کرسکتا ہے، وہ خواہ مخواہ اپنے بندوں کو سزا دے کر اور مار مار کر خوش نہیں ہوتا، وہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان سے خوش ہوتا ہے، توبہ نہ کرنے والوں سے ناراض رہتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **التائب حبیب اللّٰہ**۔ یعنی توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی گناہ سے توبہ کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دیتا ہے۔

الرحمٰن کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ ذات جس میں رحمت ہی رحمت ہے۔

الرحیم کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ ذات جس سے ہمیشہ رحمت ہی کا ظہور ہوتا ہے۔

☆ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی گرفتار ہو کر آئے، ان میں ایک عورت بھی تھی جس کا شیر خوار بچہ چھوٹ گیا تھا، وہ ممتا کی ماری ایسی بے چین تھی کہ جس بچے کو پالیتی اسے سینے سے چمٹا لیتی، حضور ﷺ نے اس کا حال دیکھ کر ہم لوگوں سے پوچھا: کیا تم لوگ یہ توقع کرسکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو خود اپنے ہاتھوں آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے عرض کیا: ہرگز نہیں! خود پھینکنا تو درکنار، وہ آپ گرتا ہو تو اسے دوڑ کر بچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی فرمایا: اللہ تعالی کا رحم اپنے بندوں

پر اس سے بہت زیادہ ہے جو عورت اپنے بچے کے لئے رکھتی ہے۔

مگر اللہ تعالی کی یہ محبت اور چاہت صرف اس بندے سے ہے جو صحیح ایمان رکھتا ہو، شرک سے بیزار ہو، اور جس نے سچی و پکی توبہ کی ہو۔ بدعقیدہ گمراہ لوگ اسی حدیث کو لے کر یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمیں عذاب نہیں دے گا، مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالی نے خود کافروں، مشرکوں، مجرموں اور منافقوں کو دوزخ کا سخت عذاب دینے کا اعلان کیا ہے، اگر ایسا ہوتا تو وہ کافروں اور مشرکوں کو آگ کا سخت عذاب دینے کا کیوں اعلان کرتا؟ حالانکہ سب اس کے بندے ہی ہیں، اس کی سنت یہ ہے کے وہ سچے دل سے جس طرح نیک کام کرنے والوں کو اجر دیتا ہے، اسی طرح سچے دل سے توبہ کرنے والوں کو معاف کرتا ہے۔

☆ حضرت موسیٰ اپنے زمانے میں بارش کے لئے دعاء کرنے کی غرض سے کچھ لوگوں کو لیکر شہر سے باہر گئے اور اللہ تعالی سے دعاء کی، دعاء کے بعد کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا، وحی آئی، اللہ تعالٰی نے فرمایا: موسی! تمہارے اس مجمع میں ایک بہت بدترین انسان ہے، اس کو مجمع میں سے ہٹ جانے کیلئے کہو، موسیٰ نے اعلان کیا کہ جو بدترین گناہ گار انسان ہے، وہ اس مجمع سے چلا جائے، اعلان کرنے کے باوجود کوئی نہیں گیا، پھر حضرت موسیٰ نے دعاء کی اور دعاء کا اثر فوراً ظاہر ہوا اور بارش ہوئی، حضرت موسیٰ نے اللہ تعالی سے دریافت فرمایا: کہ آپ نے گنہگار انسان کو مجمع سے نکلنے کیلئے کہا: لیکن کوئی بھی نہیں گیا، پھر آپ نے دعاء کیسے قبول فرمائی؟ تو اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی کہ جب تم نے اعلان کیا، تو اس نے ہمیں گڑگڑا کر دل ہی دل میں پکارا اور گناہوں سے معافی مانگی اور تمام لوگوں کے سامنے ذلت ورسوائی سے بچانے کی درخواست کی، اس لئے ہم نے اس کی توبہ قبول کرلی، حضرت موسیٰ نے کہا: یا اللہ! وہ کون سا بندہ ہے جس نے تجھے منتوں میں راضی کرلیا؟ مجھے بھی بتا۔ اللہ نے کہا: اس نے ہم کو ظاہر نہ کرنے کی درخواست کی ہے، اسی لئے ہم نہیں بتلائیں گے ذرا غور کیجئے! اس انسان نے اللہ تعالی سے کیسی توبہ کی کہ اللہ نے فوراً قبول کرلی۔

شیطان اولادِ آدم کو جہنم میں لے جانا چاہتا ہے!

دنیا کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے امتحان و آزمائش کی جگہ بنائی ہے، اسی لئے امتحان کی خاطر چاروں طرف نیکی اور برائی کے سامان پھیلا رکھے ہیں، دنیا میں انسانوں کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے، جو انسانوں کو گمراہ کرنے اور بھٹکانے کی اجازت لے کر آیا ہے، وہ ہر گھڑی اور ہر لمحہ تاک میں رہ کر، انسانوں کو کفر و شرک اور بدعات پر چلانا چاہتا ہے اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ سے دور کرنا چاہتا ہے، انسان کے نفس پر سوار ہو کر اللہ تعالی کی نافرمانی کرواتا ہے اور آدم، کی اولاد کو جہنم میں لیجانا چاہتا ہے، انسان اس کے بہکاوے میں آکر اللہ کے نظر نہ آنے پر یا اللہ کا صحیح تعارف نہ ملنے پر یا اللہ کی صحیح پہچان نہ رکھنے کی وجہ سے، گمراہی اور گناہ کے راستوں پر چلتا ہے یا کم علمی، جہالت اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے شیطان کے بہکاوے میں آکر گناہ کرتا ہے یا بھول چوک اور نادانی سے بھی شیطان کا شکار ہو جاتا ہے یا نفسانی خواہشات کے دباؤ میں آکر گناہ کرتا ہے یا باپ دادا کی اندھی تقلید میں یا سوسائٹی کے جاہلانہ رسم و رواج کے اثر سے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شیطان ملعون ہوا تو بارگاہِ الٰہی میں اس نے کہا: الٰہی تیری عزت کی قسم! جب تک انسان کے جسم میں جان ہے، میں اس کے دل سے نہیں نکلوں گا، حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! جب تک بندہ زندہ رہے گا میں توبہ کا دروازہ اس پر بند نہیں کروں گا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ بندے کی توبہ سکرات یعنی موت سے پہلے پہلے تک قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی)

نافرمانی سے انسان اللہ کی رحمت و نعمت سے دور ہو جاتا ہے

جب آدم علیہ السلام نے ممنوعہ درخت کا پھل کھالیا تو ان کے بدن سے جنتی لباس اُتر گیا اور آپ برہنہ ہو گئے، مگر سر پر تاج اور کلغی باقی رہ گئی، تب آپ کو شرم آئی کہ یہ

دونوں بھی نہ چلے جائیں، اس وقت جبرئیلؑ آئے اور پیشانی سے تمغہ اور سر سے تاج بھی اتار لیا، حکم ہوا کہ تم دونوں میرے قریب سے دور ہو جاؤ، کیونکہ اللہ فرماتا ہے: جو میری نافرمانی کرے وہ میرے ہمسائیگی کے قابل نہیں، جب یہ حالت ہوئی تو حضرت آدمؑ نے حوا کی طرف شرم کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ ہمارے گناہ کی یہ پہلی سزا ہے کہ ہم اپنے حبیب کی ہمسائیگی سے الگ کردئے گئے، عیش، بادشاہی، فضل، عزت، پاکی، امن والی جگہ سے نکالے گئے، اب ہم محتاج ہیں دعا، عاجزی، گریہ وزاری کریں، رب العزت کی بارگاہ میں معافی طلب کریں، جب توبہ قبول ہوئی تو جبرئیلؑ نے خوشخبری سنائی، مبارکباد دی، حضرت آدمؑ نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا: اگر مجھ سے بازپرس ہوئی تو میرا کیا ٹھکانہ ہے، اللہ کی طرف سے وحی آئی: اے آدم! تم نے توبہ کو اپنی اولاد کے لئے میراث میں چھوڑا ہے، پس جو کوئی توبہ کرے گا اور میری طرف رجوع ہوگا میں اس کی توبہ قبول کروں گا، اس کے گناہ بخش دوں گا، گناہ سے توبہ کرنے والوں کو جنت میں اکھٹا کردوں گا، انہیں ہنسی خوشی کی حالت میں قبروں سے نکالوں گا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔

بعض اللہ والوں نے کہا: زنا سے فقیری اور محتاجی پیدا ہوتی ہے، اگر تم اپنی زندگی میں تغیر دیکھو اور رزق میں تنگی اور پریشانی محسوس کرو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے مالک کے کسی حکم کو ترک کردیا ہے، اور نفس امّارہ کی اطاعت کی ہے، جب لوگ تم پر زیادتی کریں، دست درازی کریں اور جان و مال لوٹیں تو جان لو کہ تم نے اللہ کے کسی منع کئے ہوئے کام کو کیا ہے، کسی کے حقوق دبائے ہیں، اس کے مقرر کردہ حقوق توڑے ہیں۔

اللہ تعالی اپنے بندوں اور تمام مخلوقات کے لئے بے انتہاء مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، وہ اپنے بندوں کا خیرخواہ ہے، وہ بحیثیت توّاب بندوں کو یہ موقع عطا فرمایا کہ وہ سکرات کے شروع ہونے سے پہلے بھی، اگر اپنے گناہوں سے توبہ کرلیں تو وہ ان کے زندگی بھر کے گناہ چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف کرسکتا ہے۔ بندوں کو

سزا دینے سے اس کو کچھ بھی فائدہ نہیں، وہ اپنے بندوں کی خطاؤں کو بار بار معاف کرنے کو تیار ہے، وہ بحیثیت خالق جانتا ہے کہ اس نے دنیا کا نظام ایسا بنایا جہاں بندوں سے غلطی ہو سکتی ہے اور پھر انسانوں کا دشمن تو انسانوں سے چھپا ہوا ہے اور اسے بہکا رہا ہے، اس نے بندوں کو یہ تعلیم دی کے اس کی رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، بندے گناہ کر کے اس سے نا امید نہ ہوں، بڑے سے بڑے مشرک اور کافر کو بھی اس کے دربار سے معافی مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ سچی اور پکی توبہ کرلے، وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ بندوں میں کون بندہ اس کو دیکھے بغیر اس سے محبت کرتا ہے، اس سے ڈرتا ہے اور اس کے پاس جواب دینے کا احساس رکھتا ہے اور کون ہے جو اس کی نافرمانی اور گناہ سے گھبراتا ہے اور اس کے حضور توبہ کرتا ہے، جو بندہ اس کے سامنے تڑپتا ہے اور اپنی نافرمانی پر شرمندگی اور ندامت کا احساس پیدا کرتا ہے، وہ اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف پلٹے گا اور اس کو اپنی رحمت میں لے لے گا۔

☆ حضرت انس بن مالکؓ راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: آدم کے بیٹے! سن، تو جب تک مجھ سے دعا کرتا رہے گا، مجھ سے رشتۂ امید باقی رکھے گا، مجھے اس کی پروا نہ ہوگی کہ تو نے کتنا بڑا جرم کیا ہے، اگر میں چاہوں تو سب معاف کرتا رہوں گا، فرزند آدم! تیرے گناہ آسمان تک کی ساری فضا کو بھی پر کردیں، اس کے بعد بھی تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو بلا تأمل میں تجھے معاف کردوں گا، اے اولاد آدم! اگر تو مجھ سے ایسے عالم میں ملے کہ روئے زمین تیرے گناہوں سے بھری پڑی ہو، بشرطیکہ تو نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو، تو میں سارے گناہوں کی ملیامیٹ کرنے والی مغفرت لے کر تجھ سے ملوں گا۔ (ترمذی)

اس نے یہ تعلیم بھی دی کہ جو گناہ کر کے نڈر بنا رہے گا، اس کی پکڑ اور عذاب سے نہیں گھبرائے گا اور اس کے پاس جواب دینے کا احساس نہیں رکھے گا اور توبہ نہیں کرے گا اور گناہوں پر جمارہ کر اس دنیا سے چلا جائے گا، اس کے لئے اس نے جہنم میں سخت سزا تیار کر رکھی ہے اس نے اپنے بندے کے توبہ کرنے پر راضی ہونے کی کیفیت کو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یوں بیان کیا کہ: اگر کسی کا اونٹ جنگل میں گم ہو جائے، جس پر اس کا سارا سامان لدا ہوا ہو، وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر، تھک ہار کر کسی درخت کے نیچے سو جائے اور پھر آنکھ کھلتے ہی اونٹ کو سامنے کھڑا پائے، تو جس طرح اس انسان کو اپنے اونٹ کے ملنے پر خوشی ہوتی ہے، اسی طرح اللہ تعالی اپنے بندے کا گناہوں سے نفرت کر کے توبہ کے ذریعہ پلٹ کر معافی مانگنے اور سیدھے راستے پر آ جانے سے خوش ہوتا ہے۔ (مسلم)

قصہ تخلیق آدم میں انسان کو شیطان کی نہیں آدم کی نقل کی تعلیم!

اگر کائنات میں اللہ کی رحمت چھائی ہوئی نہ ہوتی تو پھر عمل کے نتائج فوراً ظاہر ہو جاتے اور گنہگار انسانوں کو سانس لینے کی بھی مہلت نہ ملتی، اسلام گناہ ہونے پر فوراً توبہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے، یہ اللہ تعالی کی صفت رحمت ہی کا فیض ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں تخلیق آدم کا قصہ بیان کیا اور اس کے ذریعے یہ بھی تعلیم دی کہ اگر بھول چوک سے انسانوں سے گناہ ہو جائے تو وہ فوراً اپنے باپ آدم علیہ السلام کی اتباع کرے۔ جیسا کہ وہ توبہ و استغفار کے ذریعہ اللہ تعالی کی طرف رجوع ہوئے اور اس کو راضی کیا، شیطان کی روش کو پیش کر کے یہ تعلیم دی کہ اس نے غلطی پر نادم ہونے کی بجائے تاویلات نکال کر بحث کیا، اس طرح ایمان والے بندے شیطان کی پیروی نہ کریں۔ شیطان نے غلطی، گناہ اور نافرمانی کا احساس ہی نہیں کیا اور نہ ہی توبہ کی۔ اس کے برعکس آدمؑ نے اللہ تعالی سے رجوع ہو کر معافی مانگی، اپنی غلطی کا اعتراف کیا، پکی توبہ کی اور آئندہ اطاعت و فرمانبرداری کرنے کا وعدہ کیا۔

توبہ کے لئے صحابہؓ جیسا ایمان ضروری ہے، وہی صحیح ایمان ہے!

توبہ کرنے کے لئے سب سے اہم شرط یہ ہے کہ بندہ حالت ایمان میں ہو، توبہ اسی بندے کی قبول کی جائے گی جو حالت ایمان میں آ کر توبہ کرے، اس لئے کافر و مشرک کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی، ان کی توبہ کی کوئی اہمیت ہی نہیں، اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کو نہ صحیح پہچانتے اور نہ مانتے ہیں، وہ اللہ تعالی کا یا تو انکار کرتے یا اس کے ساتھ ساتھ کئی خدا مانتے

ہیں، تو پھر ایسی صورت میں وہ کس سے توبہ کریں گے اور کس چیز کو گناہ سمجھ کر توبہ کریں گے؟ ان کو اپنی بیماری کا احساس ہی نہیں، وہ شرک کو شرک سمجھتے ہی نہیں، حالانکہ کفر وشرک گناہِ کبیرہ ہیں، ان کے پاس نیکی و بدی کا صحیح تصور ہی نہیں؛ اس لئے اسلام نے حالتِ ایمان میں توبہ کرنا شرط رکھا ہے۔

صاحبِ ایمان بندوں کو توبہ میں اللہ تعالی سے بھرپور امید رکھنا چاہئے، نا امیدی کے ساتھ توبہ نہیں کرنا چاہئے، توبہ اور دعاء کے قبول ہونے کا یقین ہو، اس لئے کہ اللہ تعالی رحمٰن و رحیم ہے اس نے خود بندوں کو توبہ کی تعلیم دی ہے، انسان نے چاہے کتنی ہی نافرمانیاں کی ہوں، جب وہ پوری امید اور دل سے اللہ تعالی کی طرف پلٹتا ہے تو اللہ تعالی اس کو اپنے دامنِ رحمت میں لے لیتا ہے، وہ کوئی انتقام نہیں لیتا اور نہ سزا دیتا ہے، وہ جس بندے کا چاہے گناہ معاف کرسکتا ہے اور جسے چاہے سزا دے سکتا ہے، اس کو پورا پورا اختیار ہے اور وہ جس بندے کا بھی گناہ توبہ کے ذریعہ دنیا میں معاف کردیتا ہے، اس کا ذکر اس کے نامہ اعمال میں نہیں ہوگا اور نہ ہی حشر کے میدان میں ذکر کیا جائے گا۔

☆ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی کثیر تعداد ایمان کے ساتھ شرک میں گرفتار ہے، اور شرکیہ عقائد واعمال کے ساتھ اسلام پر چلتی اور توبہ بھی کرتی ہے، ان کو اپنے شرک سے پاک ہونا پڑے گا، اور خالص توحیدی عقیدہ اور عمل اختیار کرنا پڑے گا تب ہی ان کی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دوسرے اعمال صالحہ اور توبہ قبول ہوگی، ورنہ اعمال ضائع ہوجائیں گے۔

☆ بدعتی کو بدعت سے توبہ کرنی ہوگی ورنہ بدعتی کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔

شیطان انسان کو توبہ سے دور رکھتا ہے

شیطان انسان کا بہت بڑا دشمن ہے، وہ جانتا ہے کہ انسان چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر گناہ کرلے، تب بھی وہ اللہ سے رجوع ہوکر توبہ کرلے تو پورے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اللہ ایمان والوں پر اسی طرح رحم کرتا ہے، لہٰذا شیطان انسانوں کو بہکانے

کیلئے نئے نئے کام دین میں ایجاد کرواتا ہے اور ان بدعات کو انسان نیکی سمجھ کر کرتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے وہ نیکی کا تصور کر کے کبھی توبہ نہیں کرتا، اس لئے ہر وہ عمل جو رسول ﷺ کی سنت سے ہٹ کر ہو اس سے پرہیز کیجئے، ورنہ غفلت کا شکار رہیں گے، موجودہ زمانہ میں مسلمان بہت سارے کام غلو میں آکر نیکی سمجھ کر کرتے ہیں، جو بدعات وخرافات ہیں، جس کی وجہ سے معاشرہ میں دین کی تصویر بگڑ گئی ہے، یہ لوگ توبہ کی فکر ہی نہیں رکھتے۔

توبہ اللہ کی صفتِ رحمت، ربوبیت اور توّاب کا اظہار ہے

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ o (زمر:۵۳)

کہہ دیجئے! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے حق میں زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں! بے شک اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے، بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ چونکہ پوری مخلوقات کا رب ہے، اسی لئے وہ رب ہونے کے ناتے رحم بھی کرتا ہے اور اسی رحم کی وجہ سے **تَـوَّاب** بھی ہے، اگر وہ رحم نہیں کرتا اور **تَـوَّاب** نہ ہوتا تو مخلوقات کی پرورش مکمل نہ ہوتی اور مخلوق تباہ و برباد ہو جاتی، دنیا میں ہزاروں لاکھوں انسان گناہ پر گناہ کرتے ہی رہتے ہیں، کفر و شرک فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں، قتل، خون، فساد اور ظلم و زیادتی کرتے رہتے ہیں، زنا، چوری، شراب، سود، غرض ہر قسم کی نافرمانیوں اور بداعمالیوں میں مبتلا رہتے ہیں، مگر ان کو ان کی بداعمالیوں پر فوراً پکڑا نہیں جاتا اور نہ سزا ملتی ہے، ان کا یہ حال دیکھ کر دوسرے انسان سوچتے ہیں کہ ان انسانوں کو پکڑا کیوں نہیں جاتا؟ سزا کیوں نہیں دی جا رہی ہے؟ ایسا بھی ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ مجبور ہے، ان کو پکڑ نہیں سکتا، وہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح مجبور نہیں؛ بلکہ وہ اپنی رحمت سے ان کو ڈھیل دیتا ہے اور توبہ کے ذریعہ سنبھلنے اور سدھرنے کا موقع عطا فرماتا ہے، ڈھیل اس لئے دیتا ہے کہ وہ سنبھل جائیں اور اللہ تعالیٰ سے رجوع ہو کر توبہ کر لیں تاکہ ان کی آخرت سدھر جائے اور وہ آخرت میں

کامیاب ہو جائیں، وہ تو بے انتہا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا مالک ہے، وہ بحیثیت **تَـوَّاب** ہونے کے بندوں کی خطاؤں کو درگزر کرنا چاہتا ہے، سزا دینے سے اس کو کچھ بھی فائدہ نہیں، اگر وہ بندوں کی خطاؤں اور گناہوں پر انہیں فوراً پکڑ لیتا، ان کے ہاتھ پیر مفلوج کر دیتا اور ان پر فوراً عذاب نازل کر دیتا، تو یہ بات اس کی شان رحیمی اور **تَوَّاب** ہونے کے خلاف ہوتی، اس نے دنیا کا نظام مہلت، حکمت اور درگزر کے اصول پر ہی بنایا ہے۔

جس طرح پانی یکدم گرم نہیں ہوتا، آہستہ آہستہ گرم ہوتا ہے، اسی طرح یکدم ٹھنڈا نہیں ہوتا آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہوتا ہے، جس طرح سورج چاند یکدم نہیں نکلتے، آہستہ آہستہ طلوع و غروب ہوتے ہیں، جس طرح دن ورات یکدم نہیں نکلتے آہستہ آہستہ نکلتے ہیں، درخت اور پودوں کو پانی نہ ملے تو یکدم سوکھ نہیں جاتے؛ بلکہ آہستہ آہستہ سوکھتے ہیں، پھر جب پانی ملنا شروع ہو جاتا ہے تو آہستہ آہستہ تندرست وتوانا ہو جاتے ہیں اور تازگی آجاتی ہے۔

اسی طرح انسان گناہوں میں مبتلا ہونا شروع ہو جائے تو اس کی روحانی طاقت اور روح بیمار ہونا شروع ہو جاتی ہے اور جب وہ توبہ کر کے تقوی وپرہیزگاری اختیار کرنا شروع کرتا ہے، تو آہستہ آہستہ روحانی طور پر طاقتور ہو کر تندرست وتوانا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی انسانوں کو گناہوں میں مبتلا ہونے کے دوران ڈھیل دے کر توبہ کا وقت اور مہلت دیتا ہے، تاکہ وہ سدھر جائیں، توبہ کرلیں اور اللہ تعالی سے رجوع ہو جائیں، وہ شرک، کفر اور بداعمالیاں کرنے والوں کو ان کے گناہ کے سبب یک دم ہلاک نہیں کر دیتا؛ بلکہ ان کے لئے دنیا کو جنت بنا کر دنیا کی نعمتیں اپنے ایمان والے بندوں سے بھی زیادہ دیتا ہے، اس کے باوجود اگر وہ سدھرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تو ان کو دنیا میں ہی عذاب میں مبتلا کر کے تکلیف ومصیبت دیتا یا ہلاک کر ڈالتا ہے، اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی ڈاکٹر کسی مریض کا ہاتھ سڑنے سے پہلے دوائی دیگر علاج کرتا اور پوری کوشش کرتا ہے کہ بغیر آپریشن کے ہاتھ تندرست ہو جائے، جب سدھرنے کی صورت نہیں ہوتی تو آپریشن کے ذریعہ ہاتھ کاٹ دیتا ہے، کوئی بھی ڈاکٹر یک دم پہلے ہی مرحلے میں ہاتھ نہیں کاٹتا۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں حضرت یونسؑ کی قوم کی مثال پیش کر کے یہ تعلیم دی کہ حضرت یونسؑ کی قوم نے جب توبہ کی اور اپنی نافرمانی سے باز آگئی تو اللہ نے عذاب روک دیا اور ان پر رحم فرمایا، اس کے برعکس حضرت نوحؑ، حضرت صالحؑ اور حضرت شعیبؑ کی قوموں کو، اسی طرح فرعون اور اس کی قوم کو بار بار سمجھایا گیا، ہر طرح سے مہلت پر مہلت دی گئی، درگزر کیا گیا، مگر وہ لوگ نہیں سنبھلے تو ان کو ہلاک کر دیا گیا۔ ان کے برعکس یونسؑ کی امت نے توبہ کر کے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

مسلسل گناہ کرنے سے دل زنگ آلود ہو جاتا ہے

حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور مسلسل گناہ کرتا رہے تو پورا دل سیاہ اور زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اس کی مثال اس آئینہ کی طرح ہے جس پر بھاپ سے دھبہ آ جاتا ہے اور اگر اسے صاف نہ کیا جائے تو پورا آئینہ دھبوں سے ڈھک جاتا ہے، اس لئے دل کے زنگ کو دور کرنے اور اس کو آلودگی سے بچانے کے لئے کثرت سے توبہ واستغفار کیا جائے۔

جناب اغر مزنی رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبھی کبھی میرے دل پر پردہ سا آ جاتا ہے، اس دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ (مسلم: ۴۸۷۰)

انسان جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کا ضمیر اس کو اندر سے ملامت کرتا رہتا ہے، یہ کیفیت اللہ تعالی نے مسلم اور غیر مسلم دونوں کے لئے رکھی ہے، اس لئے کہ انسان چاہے ایمان رکھے یا نہ رکھے، بہت ساری چیزوں کو فطرتاً پسند نہیں کرتا، مگر جب وہ فطرت کے خلاف چلتا ہے تو اس کا ضمیر اس کو اندر سے غلطی کا احساس دلاتا ہے اور اس عمل پر ملامت کرتا ہے۔ مگر انسانوں میں بہت سے لوگ فطرت کی آواز کے باوجود اور ضمیر کے ملامت کرنے کے باوجود گناہ پر جمے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے ایک عرصے کے بعد ضمیر اندر

سے ملامت کرنا چھوڑ دیتا ہے اور وہ گناہ انکی عادت وطبیعت بن جاتی ہے، اب وہ گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے اسلئے کہ ان کا ضمیر مردہ ہوجاتا ہے، ایسے انسانوں کی طبیعت نیکی سے گھبراتی ہے اور وہ نیکی سے دور بھاگتے ہیں، ان کو برائی نیکی نظر آتی ہے یا وہ برائی کو برائی تصور نہیں کرتے اور نیکیوں سے نفرت کرتے ہیں، اسی کو قرآن مجید میں ''خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ '' کہا گیا ہے، ایسے انسانوں کو نیک کام کرنے سے خوشی نہیں ہوتی، وہ نیک کام کرنے کو بہت بڑی مصیبت سمجھتے ہیں اور ہر برے کام میں خوشی محسوس کرتے اور برائی وگناہ کرنے کے لئے دوڑتے ہیں، خود بھی گناہ کرتے اور دوسرے انسانوں کو بھی گناہ کی ترغیب دیتے ہیں، ان کی آنکھیں نہ حق کے نور کو دیکھ سکتی ہیں، نہ کان حق سن سکتے ہیں اور نہ زبان حق بول سکتی ہے اور نہ دماغ حق کو سمجھ سکتا ہے، گناہوں کی وجہ سے ان کی فطرت پوری طرح مسخ ہوجاتی ہے، ایسی صورت میں وہ گناہ کرکے بھی کبھی توبہ کا ارادہ کرتے اور نہ توبہ کرتے ہیں، وہ گناہ کرکے نیکی تصور کرتے ہیں یا گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے، مثلاً غیر مسلم شرک وبت پرستی کو گناہ نہیں سمجھتے اور حرام وناجائز مال کا تصور ہی نہیں رکھتے، فضول خرچی کو گناہ نہیں سمجھتے، بے پردہ وبے حیا اور نیم عریاں رہنے کو فیشن اور ماڈرن کلچر سمجھتے ہیں، گالی گلوج کو برا نہیں سمجھتے، ناجائز طریقوں سے تجارت کرنے، سود کھانے، رشوت لینے، جوڑے کی رقم مانگنے اور جہیز کا سامان لینے کو نہ برا سمجھتے اور نہ ہی گناہ، بس گناہوں کو اختیار کرکے گنہگار زندگی گزارتے اور اپنے تمام اعمال پر مطمئن رہتے ہیں، جب انسانوں کو گناہ کا احساس ہی نہ رہے تو شرمندگی، ندامت اور ملامت کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس لئے وہ ان بداعمالیوں کو کرکے توبہ ہی نہیں کرتے۔

گناہ سے دل پر سیاہ دھبہ آجاتا ہے، اس کے برعکس عبادت واطاعت اور توبہ سے دل کا دھبہ صاف ہوکر نور پیدا ہوتا ہے، جس طرح میلا کپڑا صابن سے صاف ہوجاتا ہے، اسی طرح دل کا زنگ عبادت، اطاعت اور توبہ سے صاف ہوجاتا ہے۔

مسلمان شرک کو چھوڑے بغیر کس چیز سے توبہ کر رہے ہیں؟

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ○ (یوسف:۱۰۶)

ترجمہ:۔ اور ان میں سے اکثر کا حال یہ ہے کہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی بھی ایک کثیر تعداد اسی بیماری میں مبتلا نظر آتی ہے، ان کے دل اتنے زنگ آلود نظر آتے ہیں کہ وہ نیکی سے دور بھاگے ہوئے اور بدی کو گلے لگائے ہوئے ہوتے ہیں؛ چنانچہ بہت سے مسلمان اللہ کو مانتے ہوئے غیر مسلموں کی طرح شرک وبدعات، جاہلانہ رسم ورواج، حرام وناجائز کے تصور سے خالی اور فسق وفجور کی بداعمالیوں کو گناہ ہی نہیں سمجھتے ; بلکہ نیکی سمجھ کر یا عادت اور مزاج بنا کر یا زمانہ کی ضرورت سمجھ کر کرتے رہتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ توبہ کی طرف پلٹتے ہی نہیں، بس مطمئن زندگی گزارتے ہیں۔

شرک وبدعات میں مبتلا مسلمانوں کو توبہ کا ذہن ہی نہیں ہے، ایسے مسلمان شرک و بدعات کو نیکی سمجھ کر بڑے اہتمام سے کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کو توبہ کا ذہن ہی پیدا نہیں ہوتا، بہت سے مسلمان مسلم ماحول میں پیدا ہو کر خاندانی، نسلی، قانونی، فقہی اور بے شعوری والا ایمان رکھتے ہیں، وہ اللہ تعالی کی معرفت حاصل کئے بغیر صرف باپ دادا کی تقلید میں کلمہ پڑھ لیتے ہیں اور اللہ تعالی سے صحیح طور پر واقف ہی نہیں ہوتے، صرف بے شعوری کے ساتھ بغیر سمجھے کلمہ یاد کر لینا، یا زبان سے دوہرانے کا نام ایمان نہیں، اللہ تعالی کو پہچانے بغیر صرف کلمہ پڑھ لینے سے ایمان حاصل نہیں ہوتا، صحیح ایمان حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالی کو پہچاننا پھر کلمہ پڑھنا ضروری ہے، یعنی ایمان نام ہے شعور کے ساتھ کلمہ پڑھنے کا، بے شعوری اور بغیر سمجھے کلمہ پڑھنے کا نام ایمان نہیں، چنانچہ ایسے مسلمان اپنے اطراف کے ماحول اور لوگوں کو دیکھ کر یا باپ دادا کی اندھی تقلید میں شرکیہ عقائد، شرکیہ اعمال، فسق وفجور اور بدعات وخرافات میں مبتلا رہتے ہیں اور اللہ تعالی کی صفات اور اسکے

حقوق واختیارات مخلوقات میں بھی غیر شعوری طور پر مانتے اور بے شعوری کے ساتھ شرک میں مبتلا رہتے ہیں، مثلاً: اللہ تعالی کو رب مانتے ہیں، مگر رب کی صحیح پہچان نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالی کے علاوہ مخلوق سے وہ مدد مانگتے، منتیں اور مرادیں مانگتے، اولاد مانگتے، نوکری وتجارت مانگتے، صحت وتندرستی اور شفا مانگتے، شادی بیاہ کے مسائل کے لئے ہاتھ پھیلاتے اس کے علاوہ زندگی کے دیگر مسائل کا سوال کرتے۔

اللہ کے حقوق مخلوق کو دیتے، ان سے دعائیں مانگتے، سجدے کرتے، قبروں کا طواف کرتے ان پر چڑھاوے چڑھاتے، بزرگوں کے نام کے جانور چھوڑتے اور قربانی دیتے، خدا سے بڑھ کر ان سے خوف ومحبت رکھتے، بزرگوں کے نام کی دہائی دیتے اور المدد یا رسول اللہ، المدد یا غوث، المدد یا علی یا حسین اور یا خواجہ کے نعرے لگاتے۔ درگاہوں کو دھو کر پانی پیتے، یا درگاہوں کی فوٹو گھر میں لگا کر پھول کے ہار چڑھاتے اور اس کے سامنے جھکتے، درگاہوں پر قوالی کرتے، عرس کرتے، صندل لیجاتے، تیل اور گھی جلاتے، چراغاں کرتے، وہاں کا سفر کرتے، زیارت، چہلم، دسواں، بیسواں اور برسی کرتے، جھنڈے، علم اور تعزیے بیٹھاتے، چھلے بناتے، گیارہویں بارہویں کرتے، محرم مناتے، ماتم کرتے، عید الفطر وعید الاضحیٰ کے علاوہ ہر مہینوں کی عیدیں الگ الگ مناتے، پیر ومرشد کو خدا بنالیتے، غرض ہزاروں شرکیہ عقائد واعمال اور بدعات کے کام کرتے اور یہ سب دین اور نیکی سمجھ کر کرتے ہیں، اس لئے ان کو ان تمام کاموں پر توبہ کا کبھی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ وہ ان چیزوں سے توبہ کرنا چاہتے ہیں، اگر کوئی انہیں ان تمام چیزوں سے منع کرے تو اسے ہی بے دین کہتے ہیں، وہ زندگی بھر شرک وبدعات میں مبتلا ہو کر اپنے ایمان کو ضائع وبرباد کر لیتے ہیں، ان کو توحید اور شرک کا فرق ہی نہیں معلوم رہتا، وہ شرک میں مبتلا ہو کر بھی توحید پر ہی قائم رہنے کا تصور رکھتے ہیں، چنانچہ مسلمانوں کی کثیر تعداد کا ایمان ہی صحیح نہیں، وہ شرک کو شرک ہی نہیں سمجھتے ان کے پاس اللہ کی پہچان ہی صحیح نہیں ہے، وہ پہچان حاصل کئے بغیر اسلام پر چلتے ہیں۔

قرآن مجید کہتا ہے کہ مشرکین مکہ پر جب مصیبت آتی تھی تو وہ سب معبودوں کو

چھوڑ کر خالص اللہ تعالی کو پکارتے تھے، مگر آج مسلمان ان سے بھی گئے گذرے بن گئے ہیں، اللہ تعالی کو پکارنے اور اس سے رجوع ہو کر دعا کرنے کے بجائے گذرے ہوئے بزرگوں، ولیوں، فقیروں، جھنڈوں اور الموں کی طرف رجوع ہوتے ہیں، اشعار میں بھی کثرت سے شرکیہ کلام کہتے اور سنتے ہیں، نعتیہ کلام شرک سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

عبادتوں میں دعا بھی عبادت ہے، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: **الدعاء هو العبادة** ۔دعاء ہی عبادت ہے آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: **الدعاء مخ العبادة** ۔عبادت کا اصل مغز دعاء ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالی نے یہ تعلیم دی کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار پر لبیک کہوں گا، میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں، مگر مسلمانوں کی کثیر تعداد اللہ کے دربار کو چھوڑ کر غیروں کی طرف رجوع ہوتی اور درگاہوں، چھلوں، جھنڈوں، علموں پر دعائیں مانگتی ہے، حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے امت کو یہ تعلیم دی ہے کہ جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے یا نمک کی ڈلی کی بھی ضرورت ہو تو اللہ سے مانگو، سورہ فاتحہ میں بندہ بار بار اقرار کرتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، اس کے باوجود مسلمان اولاد، تجارت، ملازمت، بیماریوں اور دیگر مسائل میں غیروں سے رجوع ہو کر دعائیں مانگتے ہیں، بعض تو اللہ کو چھوڑ کر پیغمبر سے دعا مانگتے ہیں جو شرک ہے؛ لیکن وہ اسے دین اور نیکی سمجھتے ہیں۔

ذرا غور کیجئے! ایسے تمام لوگوں کو اپنے شرک و برائی اور گناہ کا کب احساس ہوگا؟ حالانکہ وہ رات ودن قرآن پڑھتے، حضور ﷺ کی زندگی کے تذکرے کرتے، مگر ان برائیوں سے بچنے اور نکلنے کا ان کو کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا، آخر وہ اللہ تعالی سے کس چیز اور کن باتوں پر توبہ کرتے ہیں؟ ایسے تمام عقائد کے لوگ ہر روز نماز بھی پڑھتے، ہر سال روزے بھی رکھتے، زکوۃ بھی دیتے اور حج بھی کرتے ہیں، ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اعمال کے قبول ہونے کا دارومدار تو خالص ایمان پر ہے، یاد رکھئے! جس کا ایمان صحابہؓ جیسا ہوگا وہ اور جو صحابہ جیسا خالص عمل کرے گا، وہی حقیقی ایمان والا کہلائے گا اور جس کا

ایمان صحیح ہوگا اس کی نمازیں اس کے روزے، اس کا حج ،اس کی زکوۃ، اس کی توبہ اور دوسرے تمام اعمال صالحہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں قبولیت کا درجہ پائیں گے، جس کا عقیدہ اور عمل صحابہ جیسا نہیں ہوگا اس کے اعمال رد کردئے جائیں گے، قرآن مجید نے یہود و نصاریٰ کو اور قیامت تک آنے والے انسانوں کو صحابہؓ جیسا ایمان لانے اور انہی کی طرح عمل کرنے کی شرط رکھی ہے، اس لئے نماز، روزہ، زکوۃ، حج، توبہ اور دوسرے اعمال صالحہ کرنے سے پہلے اپنے ایمان اور عمل کا جائزہ لیجئے اور ان تمام شرکیہ عقائد وشرکیہ اعمال کو حرام جان کر ان سے توبہ کیجئے اور اپنے آپ کو سچا ایمان والا بنائیے، اگر آپ ان تمام بیماریوں میں مبتلا رہیں تو چاہے کتنی ہی نمازیں پڑھیں، چاہے کتنے ہی روزے رکھیں، چاہے کتنے ہی حج وعمرے کریں، آپ کے اعمال ضائع وبرباد ہوجائیں گے۔ اس لئے اپنی محنتوں کو برباد ہونے اور ضائع ہونے سے بچائیے۔

جو دین اللہ کے رسول اللہ ﷺ لیکر آئے ہیں اسے اختیار کیجئے، سماج، سوسائٹی، باپ دادا، یا جی کی خواہشات، یا بدعات وخرافات والے دین کو ترک کر کے سب سے پہلے اللہ تعالی کے دربار میں توبہ کیجئے، جب آپ شرک وبدعات سے سچی توبہ کریں گے تب ہی انشاء اللہ آپ کے اعمال دربار الٰہی میں قبولیت کا درجہ پائیں گے۔

فاسق وفاجر مسلمانوں کو اپنی نافرمانی کا احساس ہی نہیں! آخر وہ کس چیز سے توبہ کرتے ہیں؟

فسق وفجور کی زندگی گزارنے والوں میں اکثر کو اپنے فاسق وفاجر ہونے کا احساس ہی نہیں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور جان بوجھ کر گناہ کو گناہ جانتے ہوئے فسق وفجور میں مبتلا ہیں، ان کو اپنے فاسق وفاجر ہونے کا احساس ہی نہیں، مسلسل گناہ پر جمے رہنے سے ان کا ضمیر مردہ اور فطرت مسخ ہوجاتی ہے، بھلا وہ اپنی بداعمالیوں سے کیسے توبہ کریں گے؟

بے نمازی کس چیز سے توبہ کرتے ہیں؟ مسلمانوں کی کثیر تعداد نماز کی ہی پابند

نہیں، وہ نماز کو تو فرض جانتے ہیں، مگر اس کے چھوڑنے کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہی نہیں، وہ بس جمعہ کے دن یا عیدین یا اہم راتوں میں نماز کا اہتمام نہا دھو کر کر لیتے ہیں، ایک جمعہ کے بعد پھر وہ دوسرا جمعہ آنے تک مسجد کا رخ ہی نہیں کرتے، ان کا مزاج اور ان کی طبیعت صرف جمعہ کی فرض نماز کی عادی ہوتی ہے، ان کی توبہ رسمی و روایتی انداز پر ہوتی ہے کہ وہ امام مسجد کے ساتھ مسلمانوں کے گناہ معاف ہونے اور ان پر رحم و کرم کی بارش برسانے کی دعا پر آمین آمین کہتے اور اپنے گالوں پر ہاتھ مارتے ہوئے، توبہ توبہ کر لیتے ہیں، وہ ترک صلوۃ کو نہ گناہ کبیرہ تصور کرتے اور نہ ہی ان کا ضمیر ان کو ملامت کرتا اور نہ ان کو اپنے بے نمازی ہونے پر کراہت و نفرت ہوتی ہے، وہ ہفتہ بھر بے طہارت رہ کر صرف جمعہ کی نماز ادا کر کے مطمئن رہتے ہیں، اب اگر ایسے لوگ توبہ کریں گے تو کس ندامت اور شرمندگی کا احساس کر کے توبہ کریں گے؟ جبکہ ان کو نماز کی پابندی اور فرض کا کوئی احساس و خیال اور ارادہ ہی نہیں، صرف امام کے ساتھ مسجد میں توبہ کے الفاظ پر آمین کہہ لیتے ہیں، تمام عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت نماز ہے اور اس کا چھوڑنا انسان کو کفر تک لے جاتا ہے ایمان اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے، جو لوگ جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتے وہ فاسق و فاجر کہلاتے ہیں۔ **فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا** ۔(مریم:۵۹) ترجمہ: پھر ان پچھلی امتوں کے بعد ان کی نالائق اولاد ان کی جانشین بنی جس نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات نفسانی میں لگے رہی، پس عنقریب وہ گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔

ناچنے گانے بجانے کے شوقین کس چیز سے توبہ کرتے ہیں؟ مسلمانوں کے اکثر و بیشتر گھروں سے گانے بجانے اور فلموں کی آوازیں آتی ہیں، مسلمانوں کی کثیر تعداد کو اس کا زبردست شوق اور عادت ہوگئی ہے یہاں تک کہ وہ موبائیل فونوں میں گانے رکھتے ہیں، خوشی کی محفلوں، دوکانوں اور ہوٹلوں میں گانا بجانا عام ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ نے گانے بجانے پر سخت غصہ کا اظہار کیا اور اسے قیامت کی علامت بتلائی، اب ذرا غور کیجئے

کہ ایسے مسلمان جن کا وقت ٹی وی، گانے بجانے اور فلموں کے بغیر کٹتا ہی نہیں، جب توبہ کریں گے تو کس چیز پر نادم ہو کر توبہ کریں گے؟ ان کو اپنے گناہ کا احساس ہی نہیں کہ یہ فسق وفجور کی زندگی ہے اور نہ ہی وہ توبہ کرتے وقت اس عمل کو چھوڑنے کا ارادہ کرتے ہیں۔

بے پردہ و نیم عریاں رہنے والے کس چیز سے توبہ کرتے ہیں؟ مسلمانوں کی کثیر آبادی بے پردگی کا شکار ہوتی جا رہی ہے اور اپنی عورتوں نیز بیٹیوں کو نیم عریاں لباس پہنا کر سڑکوں، گلیوں اور بازاروں میں بے حیا و بے شرمی کے ساتھ پھراتی ہے، ایسی عورتوں کو اپنا حسن، کپڑے، زیور اور بناؤ سنگار کے دکھانے کا شوق ہوتا ہے، وہ بے پردگی کو گناہ سمجھتی ہی نہیں، وہ گھروں کے باہر سڑکوں پر ایسے پھرتی ہیں جیسے گھر کے آنگن میں پھرتی ہیں، نامحرم مردوں سے ہنسی دلگی ایسی کرتی ہیں جیسے شوہر وغیرہ سے کی جاتی ہے، ان کو پردے سے نفرت ہوتی ہے، جب یہ عورتیں توبہ کریں گی تو آخر وہ کس چیز کا احساس اور ندامت کر کے توبہ کریں گی؟ ان کو اپنی بے پردگی و بے حیائی اور ننگے پن سے کوئی نفرت، کراہت، شرم وحیا اور ملامت ہی نہیں اور نہ وہ بے پردگی اور ننگے پن کو چھوڑنے کا ارادہ کرتی ہیں، وہ تو بے پردگی کو عمدہ تہذیب اور وقت کی ضرورت سمجھتی ہیں، ان کو احساس ہی نہیں کہ وہ مسلم معاشرہ کو کتنا برباد کر رہی ہیں اور اسلام کی شکل کیسے بگاڑ رہی ہیں۔

فحش کلامی، گالی گلوج کرنے والے کس چیز سے توبہ کرتے ہیں؟ بہت سے لوگوں کی زبان پر گالی گلوج تکیہ کلام بنا ہوا ہے، وہ دوستی، ملاقات، لڑائی جھگڑا اور کاروبار جیسے تمام کاموں میں، یہاں تک کہ سفر حج اور مسجد میں بھی اور حالت روزہ میں بھی گالی گلوج سے پرہیز نہیں کرتے اور نہ ہی ان کو گالی گلوج، گناہ کبیرہ اور منافق کی علامت ہونے کا احساس ہوتا ہے۔ اب اگر ایسے مسلمان توبہ کریں گے تو وہ کس چیز پر ندامت اور شرمندگی کا احساس کر کے توبہ کریں گے؟ انہوں نے تو گالی گلوج کو زندگی کا ایک حصہ بنا لیا ہے۔

حرام مال کھانے والے کس چیز سے توبہ کرتے ہیں؟ جو لوگ رشوت کے عادی ہیں، جوڑے کی رقمیں اور سامان جہیز لیتے ہیں، وہ اپنے اس عمل پر حرام اور ناجائز ہونے

کے تصور سے کوسوں دور ہوتے ہیں، صرف نفسانی خواہشات والی دنیا پرست زندگی کی چمک دمک چاہتے ہیں، دھوکہ و بے ایمانی سے لوٹا ہوا حرام اور ناجائز مال سے اولاد کی تمام ضرورتیں پوری کرتے ہیں، ان کا کھانا، کپڑے، سواریاں، یہاں تک کے حج کو جانے کے اخراجات اور خیر خیرات سب تقریباً حرام اور ناجائز مال ہی کے ذریعہ پورا کرتے ہیں، وہ اپنے نفس کو دھوکے میں مبتلا کر کے حرام آمدنی سے زندگی گزارتے اور حج کو جانے کے لئے تنخواہ جمع کرتے ہیں، اب اگر ایسے لوگ توبہ کریں گے تو کس چیز سے توبہ کریں گے؟ بس بوڑھے ہو جانے اور ملازمت سے علحدہ ہو جانے کے بعد اپنے حرام مال کھانے کا خیال کر کے رسمی توبہ کر لیتے ہیں، جبکہ وہ اسی مال سے پوری دولت و جائداد رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور اسی مال سے اولاد کی بھی تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔

بداعمالیوں میں مبتلا انسان کس چیز سے توبہ کرتے ہیں؟ اسی طرح جاہلانہ رسم و رواج کرنے والے، جھوٹے مقدمے لڑنے والے، دھوکا دینے والے اور فضول خرچی کرنے والے، قرض ڈوبانے والے اپنے اپنے عمل کو گناہ سمجھتے ہی نہیں، گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں اور ان تمام گناہوں کو زندگی کی ضرورت سمجھتے ہیں، اگر یہ توبہ کریں گے تو کس چیز پر ندامت اور شرمندگی محسوس کر کے توبہ کریں گے؟ ان کو تو اپنے گناہ اور نافرمانی کا احساس ہی نہیں اور نہ چھوڑنے کا ارادہ ہی ہوتا ہے، فضول خرچی کرنے والے انتہاء کو پہنچ کر ہزاروں روپئے اسٹیج سجانے، ویڈیو ریکارڈنگ، بلڈنگ سجانے، جاہلانہ رسموں کو ادا کرنے، بیانڈ باجا رکھنے، تعیّشات کے ساتھ دعوتیں کرنے پر لاکھوں روپیہ خرچ کرتے ہیں، اور لڑکی والوں سے پیسہ لے کر پھر مسجد میں نکاح کرتے ہیں اور پھر توبہ بھی کرتے ہیں۔

ایسے تمام لوگ حج کرتے ہیں اور حج کے ایام اور تمام سفر کے دوران تقوی و پرہیز گاری اختیار کرنے کے بجائے بے پردگی، بے حیائی، فضول خرچی، جھوٹ اور غصہ آنے پر گالی گلوج جیسے تمام اعمال بھی کرتے ہیں، ذرا غور کیجئے! حج تو ایک ایسی عبادت ہے جس میں گناہ سے پاک ہونے کا زبردست موقع ملتا ہے، مگر فاسق و فاجر قسم کے لوگ اپنے فسق و فجور کو

چھوڑنے کا ارادہ ہی نہیں رکھتے، آخر وہاں جا کر بھی کس چیز کا احساس رکھ کر توبہ کرتے ہیں؟

توبہ کے لئے ضروری ہے کہ گناہوں کا احساس ہو اور ان سے نفرت و کراہیت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا ارادہ ہو، تب ہی صحیح معنی میں توبہ توبہ کہلاتی ہے، بغیر احساس و ارادہ کے توبہ کرنا مذاق ہے، غیر مسلم جس طرح بے پردگی، فضول خرچی، حرام و ناجائز مال کھانے، گالیاں دینے، اور جھوٹی باتیں کرنے وغیرہ کو برا خیال نہیں کرتے، اگر مسلمان بھی ویسے ہی ان بداعمالیوں کو برا نہ سمجھ کر عادت اور طبیعت بنالیں اور کبھی ندامت و ملامت نہیں محسوس کریں تو توبہ کیسے توبہ بنے گی؟

بدعقیدہ مسلمانوں کے پاس توبہ کا غلط تصور ہے

بدعقیدہ، بے شعور اور فاسق وفاجر مسلمانوں کے نزدیک تو توبہ کا عجیب وغریب تصور ہے، وہ یہ کہتے ہوئے گناہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تو ''غفورٌ رحیم'' ہے، اس کے غضب پر اس کی رحمت غالب ہے، کیا وہ اپنے بندوں کو آگ میں جلتا ہوا دیکھ کر برداشت کرے گا؟ وہ تو ستّر ماؤں سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے، وہ تو اپنے بندوں کو معاف کرنے کے لئے بہانے ڈھونڈتا ہے، وہ اس طرح کہہ کر جان بوجھ کر گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں اور جو لوگ اللہ سے ڈرتے اور تقوی و پرہیز گاری کی زندگی گذارتے ہیں، ان سے کہتے ہیں کہ تم کو اللہ کی رحمت کی امید ہی نہیں، تم اس کی رحمت سے ناامید ہو اس لئے گناہ نہیں کرتے وہ تو ستّر ماؤں سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے، یہ جسم اسی کی ملکیت ہے، کیا وہ اپنے مال کو خود جلائے گا اور سزا دے گا؟ وہ تو حضور ﷺ کے امتیوں کو حضور کے صدقے میں معاف کردے گا، صرف دل سے کلمہ پڑھ لو اور اس کے محبوب سے محبت رکھو، عمل وغیرہ کی ضرورت نہیں، اللہ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کردے گا، اگر سزا دے گا بھی تو رسول اور بزرگانِ دین اپنے اپنے عاشقوں کو آ کر بچالیں گے، بس بزرگوں کا دامن پکڑلو، اگر ہم گناہ نہیں کریں گے تو وہ دوسری امت پیدا کرے گا، وہ گناہ کرے گی اور اللہ اس کو معاف

کرے گا، وہ اس انداز ے سے کہتے ہوئے اللہ کی اطاعت وفر مانبرداری کرنے والوں کو طعنہ دیتے اور گناہ پر گناہ کئے جاتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ گناہ کرنا اور نہ کرنا سب کچھ اوپر والے کے اختیار میں ہے، اس کی مرضی نہ ہوتو ہم گناہ کر ہی نہیں سکتے، اس کی مرضی کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا، وہ گناہ کروا رہا ہے اس لئے ہم کر رہے ہیں نعوذ باللہ۔

ذرا غور کیجئے! (مثال رہبری کے لئے ہے، برابری کے لئے نہیں) اگر کوئی مہربان ڈاکٹر یہ اعلان کردے کہ جو لوگ بھی کسی چیز سے جل گئے ہوں وہ اس سے رجوع ہوں، وہ ان کو اپنے دواخانے میں شریک کرے گا اور مفت علاج کر کے فوراً کچھ ہی دیر میں اس کے جلے ہوئے جسم کو اچھا بنا کر آرام دے دے گا، چاہے وہ انسان جتنے بار بھی جل کر آتا رہے ڈاکٹر اس کو نہیں دھتکارے گا، غصہ نہیں ہوگا اور چڑھے گا نہیں، بلکہ آدھی رات کو اٹھ کر بھی محبت کے ساتھ اس کا مفت علاج کرے گا اور اس کی تکلیف کو بار بار دور کرتا رہے گا۔

تو ذرا غور کیجئے کہ ڈاکٹر کی اس پیشکش پر کیا کوئی انسان مفت علاج ہونے اور ڈاکٹر کے اخلاق ومحبت اور اس کے حسنِ سلوک سے متأثر ہوکر بار بار آگ میں ہاتھ جلائے گا اور جلنے کی تکلیف کو برداشت کرے گا؟ اگر غلطی یا بھول سے ایک دوبار ہاتھ جل جائے تو انتہائی احتیاط کے ساتھ وہ کام کرے گا اور ہاتھ کو اور خود کو آگ میں جانے سے بچائے گا اور دور رکھے گا، مفت علاج یا ڈاکٹر کے اخلاق کی خاطر وہ اپنا ہاتھ نہیں جلائے گا۔

اسی طرح فرض کیجئے کہ ایک بول وبراز کا گڑھا ہے، جس میں بدبو ہی بدبو ہے اور وہیں قریب میں گرم پانی، حمام، خوشبودار صابن اور عمدہ کپڑوں کا انتظام ہے، تو کیا آپ بار بار اس گڑھے میں اس لئے گرتے رہیں گے کہ گرم پانی، حمام اور خوشبودار صابن اور عمدہ کپڑوں کا انتظام ہے؟ نہیں! بلکہ اگر ایک مرتبہ گریں گے تو دوسری مرتبہ اس گڑھے کے قریب بھی نہیں جائیں گے، گرنا تو دور کی بات اس گڑھے کی بدبو سے نفرت کریں گے، انسان کے ہاتھ پیر کو جب غلاظت لگ جاتی ہے تو دوسری مرتبہ وہ احتیاط کرتا ہے۔

توبہ کا ذہن رکھ کر جان بوجھ کر گناہ کرنا توبہ نہیں کہلاتا، سورۂ یوسف میں حضرت

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے گناہ کرکے پھر توبہ کے ذریعہ نیک بن جانے کا تصور قائم کرکے گناہ کیا، یہ شیطان کا دھوکہ اور فریب ہے، اس کو توبہ نہیں کہتے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ **رحمٰن و رحیم** ہے، **غفور** ہے، **ودود** یعنی محبت کرنے والا ہے، جب ہماری بھول، غلطی، نادانی اور گناہ کو بار بار معاف کرنے کا اعلان فرمارہا ہے اور توبہ کو بار بار قبول کرنے کا وعدہ فرمارہا ہے، تو کیا ہم بار بار اس کی نافرمانی اور بغاوت کرکے شیطان کا ساتھ دیں گے؟ اور جان بوجھ کر بار بار قرآن مجید کے احکام اور رسول کے خلاف چلیں گے؟ بار بار، جان بوجھ کر اور گناہ کو گناہ سمجھ کر گناہ کرتے جانا اور توبہ پر توبہ کرتے جانا، ذرا بتایئے تو آخر یہ توبہ کیسی توبہ کہلائے گی؟

اسی طرح بعض گناہوں سے توبہ کرنا اور بعض کے شوقین اور عادی بنے رہنا یہ درست نہیں، جن گناہوں سے توبہ کرکے چھوڑا جائے گا وہ تو معاف ہوجائیں گے، مگر جو گناہ جاری رہیں گے وہ کیسے معاف ہوں گے؟

بنی اسرائیل کے ایک شخص کے لئے اس وقت کے پیغمبر نے بارگاہ الٰہی میں توبہ قبول کرنے کی سفارش کی، حق تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! اگر تمام آسمانوں کے فرشتے بھی اس کے حق میں سفارش کریں گے تب بھی جب تک اس کے دل میں گناہ کی لذت باقی رہے گی میں اس کی توبہ قبول نہیں کروں گا۔

☆ زبان سے استغفار کرکے دل میں توبہ کی نیت نہ ہو تو اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔

☆ توبہ نہ کرنا گویا اللہ سے نڈر بن جانا اور عذابِ آخرت پر ایمان نہ رکھنا ہے۔

گناہ کرکے اللہ تعالیٰ پر الزام لگانا جہالت وگمراہی ہے

بہت سے لوگ تقدیر پر غلط عقیدہ رکھ کر اپنے آپ کو عمل میں مجبور ومحتاج سمجھتے اور گناہ کرکے اللہ کی تقدیر پر الزام دیتے ہیں کہ اللہ نے ہماری تقدیر میں گناہ کرنا لکھا تھا، اس لئے ہم سے گناہ ہوگیا، اللہ کی مرضی سے ہم نے گناہ کیا، اس قسم کی باتیں کرنا جہالت، شیطانی دھوکہ اور فریب ہے، اس قسم کی باتیں مشرکین مکہ بھی کیا کرتے تھے۔ ''یہ مشرکین

ضرور کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم ہرگز شرک نہ کرتے، نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کسی چیز کو حرام ٹھہراتے''۔ (الانعام:۱۴۸) ٹی وی کا اچھا بُرا چینل بدلنا آپ کے اختیار میں ہے یا حکومت کے؟ گیہوں کا گانجے کا بیج لگانا آپ کے اختیار میں ہے یا خدا خود بوتا ہے۔

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والے کبھی توبہ کی طرف راغب نہیں ہوتے، اللہ نے دنیا کو امتحان گاہ بنا کر انسان کو اختیار و آزادی دی ہے، انسان اپنے اختیار و آزادی سے نیکی و برائی کرتا ہے۔

اللہ تعالی پر گناہ کروانے کا الزام لگانا اور اس کی مرضی سے گناہ کرنے کی بات کرنا، ایک بہت خطرناک حرکت ہے، اللہ تعالی تو ہر بری صفت سے پاک ہے، وہ گناہ کیوں کروائے گا؟ اللہ تعالی اپنے بندوں سے گناہ نہیں کرواتا، کیا وہ اپنے بندوں سے خود شرک اور بداعمالیاں کروائے گا؟ نعوذ باللہ! یہ کیسی بیوقوفی، جہالت اور گمراہی کی باتیں ہیں، یہ سب شیطانی فریب ہے، انسان کو چونکہ اختیار و آزادی دی گئی ہے، وہ اختیار و آزادی کا غلط فائدہ اٹھا کر شرک و نافرمانیاں کرتا ہے۔

توبہ نہ کرنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آخرت کا اجر اُدھار اور دنیا کی چمک دمک اور اس کے مزے نقد نظر آتے ہیں، انسان شیطان کے بہکاوے میں معمولی نقد چند روزہ مزے کی طرف رغبت کرتا ہے، اور ظاہری چمک دمک جو دھوکہ ہے اس نقد کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا، دنیا کی لذتوں کو چھوڑنے سے عیش و آرام نہیں ملتا۔

گناہوں کو کبھی چھوٹا اور معمولی نہ سمجھیں!

گناہوں کو کبھی چھوٹا اور معمولی نہ سمجھیں، چھوٹا گناہ بھی مسلسل کرتے رہنے سے عادت بن کر بڑا گناہ بن جاتا ہے، جس طرح قطرہ قطرہ پانی پتھر پر پڑتے پڑتے سوراخ کر دیتا ہے، مؤمن چھوٹے گناہ کو بھی اپنے لئے پہاڑ کی طرح وزنی سمجھتا ہے اور کسی بھی طرح اللہ کی چھوٹی نافرمانی سے وہ خوش نہیں ہوتا، منافق اپنے گناہ کو ناک پر بیٹھنے والی مکھی کی مانند سمجھتا اور توبہ نہیں کرتا، یا تاخیر کر کے توبہ کا ارادہ رکھتا ہے کہ پہلے نفس کی خواہش

پوری کرلو پھر توبہ کر کے نیک بن جانے کا عقیدہ رکھتا ہے، جس طرح زہریلے کانٹے دار پودے اگر اُگ جائیں تو فوراً نکال پھینکنا ضروری ہے، دیر کرنے پر وہ جڑ پکڑ کر بڑا درخت بن جاتے ہیں، اسی طرح چھوٹے گناہوں کا حال ہے۔

اللہ والوں نے فرمایا: کبیرہ گناہ توبہ سے چھوٹے ہوجاتے ہیں، اور صغیرہ گناہ مسلسل کرتے رہنے سے بڑے بن جاتے ہیں، ہر چھوٹے بڑے گناہوں سے ایسے بچنا چاہئے جیسے خار دار اور گندگی کے راستوں کو چھوڑ کر سیدھا اور صاف ستھرا راستہ اختیار کیا جاتا ہے، چھوٹی چھوٹی کنکریوں ہی سے پہاڑ بن جاتا ہے، انسان کی نظر میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی جس قدر زیادہ ہوگی وہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو بھی بڑا سمجھے گا، توبہ کرنے والے کثرت سے نیکیاں کرتے رہیں، سنت اور نفل نمازوں کی خوب پابندی کریں، فرائض کی کمی کو دور کریں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانو! تم کثرت سے نفل نمازیں بھی پڑھا کروتا کہ وہ فرائض کی کمی کو پورا کردیں۔

☆ اہل علم چھوٹا گناہ بھی کریں تو وہ بڑا گناہ ہوگا، اس لئے کہ عام انسانوں کے مقابلہ میں اُسے اللہ کی معرفت اور آخرت کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے۔

دوسری قوموں میں توبہ کا عجیب و غریب طریقہ

اگر آپ دوسری قوموں میں توبہ کے طریقے کا جائزہ لیں گے تو عجیب و غریب معلوم ہوگا، دوسری قومیں بداعمالیوں کو چھوڑنے کے بجائے عجیب عجیب طریقے اختیار کر کے توبہ کا تصور رکھتی ہیں، غیر مسلم پہلے تو بہت سے کاموں میں گناہ اور نیکی کا تصور ہی نہیں رکھتے، وہ بار بار پیدا ہو کر پاک ہونے کا تصور رکھتے ہیں، بعض بڑے بڑے گناہ مثلاً شراب پینے، زنا کرنے، چوری کرنے، قتل کرنے، جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے وغیرہ کو پاپ اور گناہ سمجھتے ہیں، شرک و کفر کو گناہ نہیں سمجھتے، ناچ گانے بجانے کو گناہ نہیں سمجھتے، نیم برہنہ بلکہ بعض وقت برہنہ رہنے کو بھی گناہ نہیں سمجھتے۔

موجودہ زندگی میں بہت زیادہ پاپ کا احساس ہوجائے تو اپنے پاپ سے پاک

ہونے اور گناہ کو مٹانے اور دھونے کے لئے کسی خاص ندی یا دو ندیوں کے سنگم کے پانی کو مقدس سمجھ کر وہاں تک سفر کرتے یا پھر کسی خاص تہوار میں، ندی میں جا کر اشنان کرتے یعنی نہاتے ہیں اور ڈبکی لگاتے ہیں، عورت و مرد مل کر ایک ہی ندی میں نہاتے ہیں، یا پھر عورت و مرد پاپ دھونے کے لئے سر کے پورے بال نکال دیتے ہیں یا خیرات کے نام پر روٹی، کھانا تقسیم کرتے ہیں، خاص طور پر یاترا و جاترا کے نام پر سفر کر کے دیوی دیوتاؤں پر چڑھاوے چڑھاتے اور ناک کان پکڑتے اور گالوں پر ہاتھ مارتے ہیں اور گناہ معاف ہونے کا تصور کر لیتے ہیں، یا چالیس دن تک خاص رنگ کے کپڑے پہن کر فاقہ کرتے اور ننگے پیر پھرتے ہیں، شراب نہیں پیتے کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے، پھر واپس آ کر وہی گناہ کے کام کرتے رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا عمل کرنے سے پچھلے تمام گناہ اور پاپ دھل گئے، وہ ہر سال اس طرح کا عمل کرتے رہتے ہیں۔

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے عیسائیوں کے گناہ معاف کرانے کے لئے صلیب پر چڑھا دیا اور ان کے خون سے عیسائیوں کے گناہ معاف کرتا ہے، اب ان کے پاس توبہ کا تصور ہی نہیں رہا، زیادہ سے زیادہ گناہ سے پاک ہونے کے لئے باپٹ اِزم (بپتسما)(Baptism) کرتے ہیں، یعنی خاص پانی میں غوطہ لیتے ہیں اور بعض عیسائی ہر ہفتہ اپنے کئے ہوئے گناہوں کا اظہار اپنے پیشوا کے سامنے عبادت گاہ میں جا کر کرتے اور ان کا پیشوا ان کے گناہ کے لحاظ سے ان پر جرمانہ لگاتا اور پیسے وصول کر کے گناہ کی معافی کا اعلان کر دیتا، پھر وہ جیسے تھے ویسے ہی ہو جاتے ہیں اور گناہ برابر جاری رکھتے ہیں، اکثر عیسائی میری (بی بی مریمؑ) اور جیسس (حضرت عیسیٰؑ) کی مورتیاں بنا کر ان کی پوجا کرتے اور اسے عبادت سمجھتے ہیں۔

یہودی بھی اپنی قوم میں داخل ہونے والے کو ایک خاص رنگ کے پانی میں غسل دیتے ہیں اور گناہ معاف ہو جانے کا احساس رکھتے ہیں یا پھر بیت المقدس کے پاس ایک دیوار (دیوارِ گریہ) سے لپٹ کر روتے اور توبہ کا تصور رکھتے؛ مگر گناہوں کو نہیں چھوڑتے۔

کسی قوم کے نزدیک یہ تصور ہے کہ گناہ ہونے پر عبادت خانہ کے پیشوا اُن کو عبادت گاہ میں آنے والوں کے جوتے صاف کرنے یا برتن دھونے یا عبادت گاہ کو جھاڑو دینے یا عبادت گاہ کے دروازے کے پاس بیٹھنے کی سزا دے تو اتنے دن وہ وہی کام کرتا رہے، تب اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو بس یہی تعلیم دی کہ وہ اللہ سے رجوع ہوکر غلطی کا اعتراف کریں اور گناہ سے نفرت کرتے ہوئے پھر اس گناہ کی طرف نہ جائیں اور نیکی کا راستہ اختیار کریں، یہ انسانوں کے لئے آسان اور فطری طریقہ بھی اور صحیح طریقہ بھی ہے، اسلام نے بال نکالنے یا پانی میں غوطہ مارنے یا اپنے جسم وجان کو تکلیف میں مبتلا کرنے کی تعلیم نہیں دی؛ بلکہ یہ تعلیم دی کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی توبہ قبول کرنے کا اختیار نہیں رکھتا، اگر کوئی مذہبی پیشوا اور مرشد گناہوں کی معافی دے رہا ہے تو وہ شیطانی فریب اور دھوکہ ہے، سورۂ توبہ میں حضرت کعبؓ اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا ذکر کرکے اللہ سے رجوع ہونے کی تعلیم دی، بس دوسری قوموں کے نزدیک توبہ کا عجیب عجیب انداز ہے، حالانکہ غلطی ہوجانے پر انسان کو غلطی کا احساس ہو اور وہ اپنی غلطی سے باز آجائے اور غلطی ترک کردے یہی توبہ کا فطری اور صحیح طریقہ ہے۔

آخرت میں حساب کتاب پر ایمان سے توبہ کا عقیدہ صحیح رہتا ہے

جن لوگوں کو آخرت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوکر حساب و کتاب اور جواب دہی کا احساس نہ ہو وہ سچی اور پکی توبہ نہیں کرتے، رسمی اور برائے نام توبہ کرلیتے اور اپنے نفس کو خوش کرلیتے ہیں، وہ گناہ کو چھوڑنے کا یا مالِ حرام سے دور ہونے کا احساس ہی پیدا نہیں کرتے۔

حقیقی اور سچا مؤمن آخرت میں جواب دہی کے احساس سے ہر عمل میں آخرت کا تصور رکھتا ہے اور گناہ سے بچنا چاہتا ہے، جس طرح غیر مسلم میدانِ حشر میں جس حالت میں گھبرائے گا اور خوف کھائے گا ویسی ہی حالت ایک مسلمان کی اس دنیا کی زندگی میں ہوتی ہے، اس لئے وہ اپنی زبان پر استغفار کثرت سے کرتا ہے اور گناہوں سے دور رہنا چاہتا ہے۔

شیخ طلق بن حبیبؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بندوں پر اس قدر ہیں کہ ان کا ادا کرنا ممکن نہیں ہے، لہٰذا چاہئے کہ ہر ایک بندہ جب صبح اٹھے تو استغفار کرے اور رات کو بھی استغفار پڑھے۔

موجودہ مسلمانوں کی اکثریت توبہ کا صحیح طریقہ نہیں جانتی!

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں میں گناہ اور بداعمالیوں کی کثرت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کو توبہ کا صحیح مطلب (Concept) و مقصد اور صحیح طریقہ و نظریہ ہی نہیں معلوم، وہ گناہ پر گناہ کرتے جاتے ہیں اور گناہ و نافرمانی کو چھوڑے بغیر توبہ پر توبہ کئے جاتے ہیں، اس لئے مسلمانوں کو اعمالِ صالحہ سے آراستہ کرنا ہو تو بچپن ہی سے توبہ کی حقیقت صحیح طریقہ اور کانسپٹ (Concept) سمجھایا جائے؛ تا کہ وہ صحیح توبہ کر کے گناہ سے بچ جائیں اور ظلم وزیادتی کی زندگی سے دور رہ سکیں، آج مسلمان کے کثرت سے گناہوں اور بداعمالیوں میں مبتلا ہونے کی ایک بڑی وجہ توبہ کا صحیح طریقہ نہ جاننا ہے، اور عقیدۂ آخرت پر ایمان میں کمزور ہونا ہے، بزرگوں نے فرمایا کہ گناہوں میں مکمل ہلاکت ہے، عبادت و اطاعت میں کھلی بقاء اور سلامتی ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی بھی ہے۔

اللہ مختلف بہانوں سے مؤمنین کے گناہ معاف کرتا ہے!

اللہ تعالیٰ توّاب ہے، وہ اپنی رحمت اور عفو و درگذر اور توّاب کی صفات سے اپنے مؤمن بندوں کے گناہوں کو مرنے سے پہلے دنیا ہی میں معاف کرنا چاہتا ہے، مغفرت کرنا چاہتا ہے تا کہ انسان مرنے کے بعد پاک وصاف اور اچھے اعمال نامہ کے ساتھ آئے، اس لئے اس نے اپنی رحمت سے مؤمن بندوں کے گناہوں کو مختلف بہانوں سے معاف کرنے کے مختلف طریقے رکھے ہیں اور سب سے بڑا طریقہ توبہ کا رکھا، چنانچہ ایمان والا وضو، غسل، طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت، ذکر، صدقہ وخیرات تیمارداری وعیادت، جنازہ میں شرکت، جمعہ کے آداب بجالانے، رمضان کا مہینہ، شب قدر، شب براءت، خیرات و

صدقات، ماں باپ کی خدمت، رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی اور مدد، اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے، اللہ کے راستہ میں جان دینے، سلام کرنے، نکاح کرنے، دعوتِ دین کا کام کرنے وغیرہ جیسے تمام کاموں میں گناہوں کو مٹانے اور معاف کرنے کا طریقہ رکھا، مگر سب سے بڑا طریقہ توبہ کا رکھا، اللہ تعالیٰ سے رجوع ہوکر اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اپنے کو اللہ کا گنہگار و مجرم سمجھ کر معافی مانگنے کا طریقہ رکھا، تاکہ ایمان والے مرنے سے پہلے پہلے اپنے گناہوں کی معافی کروالیں۔

حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو جو دُکھ درد پہنچتا ہے، خواہ وہ پاؤں کی تکلیف، چاہے وہ کانٹا چبھنے ہی سے کیوں نہ ہو گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے بخار آنے یا بیماریوں میں صبر کرنے پر بھی گناہ معاف ہونے اور جنت کی بشارت دی ہے۔

☆ اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے فرض نماز میں صغیرہ گناہوں کے کفارہ کی بشارت دی ہے، اسی طرح جمعہ کی نماز پورے آداب کے ساتھ بجالانے پر صغیرہ گناہوں کے معاف ہونے کی بشارت دی ہے، اسی طرح حج کرنے والے کو گناہِ صغیرہ سے پاک و صاف ہوجانے کی تعلیم دی۔

☆ بی بی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں جس بندے کے گناہ بہت ہوں اور اس کے پاس ایسی کوئی عبادت نہ ہو جو ان گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ اس کو ایسا غم دیتا ہے جو اُن گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کا سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰه** (اے اللہ! میں تجھ سے بخشش و معافی چاہتا ہوں) کہتے تھے۔

گناہ دو قسم کے ہوتے ہیں

اسلام نے انسان سے ہونے والے سارے گناہوں کو ایک ہی طرح کے نہیں بتلایا، گناہوں کو دو قسم کے گناہوں میں تقسیم کیا ہے، ایک صغیرہ (چھوٹے) گناہ، دوسرا

کبیرہ (بڑے) گناہ، اگر انسان چھوٹے گناہ کا عادی بنے گا اور گناہ کرتا ہی رہے گا تو وہ گناہ کا عادی بن کر بڑے گناہ بھی کرنا شروع کردے گا، اللہ تعالیٰ سے نڈر بن جائے گا، اس کا ضمیر مردہ ہوکر گناہوں کا احساس اس میں ختم ہوجائے گا۔

چھوٹے گناہ کیا ہیں اور بڑے گناہ کیا ہیں؟ ان کو جان کر زندگی گذاریں، چھوٹے گناہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے وضو، غسل، طہارت، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، جہاد، تلاوت، ذکر وغیرہ عبادات سے معاف فرماتا رہتا ہے، مگر کبیرہ گناہ مثلاً شرک، کفر، زنا، رشوت، چوری، قتل، بے پردگی، نماز وروزہ چھوڑنا، زکوۃ وحج ادانہ کرنا، جھوٹ، چغلی، غیبت، پڑوسیوں کو ستانا، مالِ حرام، سود، جوڑے کی رقمیں لینا دینا، گالی گلوج، لڑائی جھگڑے، کسی کو ناجائز دلی تکلیف دینا، قطع رحمی کرنا، کسی کا مال ہڑپ لینا، کسی کی جائیداد پر ناجائز قبضہ کرلینا، غرض حقوق العبادات کوادانہ کرنا وغیرہ کچھ شرائط کے ساتھ توبہ کے ذریعہ معاف کرتا ہے، کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر صرف اعمالِ صالحہ سے خودبخود معاف نہیں ہوتے، (اس کی تفصیل آگے آئے گی) یا صرف زبان سے توبہ استغفار کہنے سے، یا کسی مذہبی پیشوا کے دعا کرنے سے یا چہرے پر دوہاتھ مارنے سے معاف نہیں ہوتے، اس پر شرط یہ ہے کہ صحیح اور نادم دل سے سچی پکی توبہ کی جائے اور اس کے ساتھ اس کے شرائط بھی پورے کئے جائیں۔

مگر صغیرہ اور کبیرہ دونوں سے توبہ کرتے رہنا انسان پر لازم ہے، اللہ نے جن جن باتوں سے منع کیا اور حرام قرار دیا ہے وہ سب کبیرہ گناہ ہیں، انسان ہر چھوٹے بڑے گناہ کے تمام کاموں سے دور رہیں، بعض کبیرہ گناہوں پر دنیا میں بھی حدوسزاء واجب ہوتی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں توبہ کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

توبہ کے معنی رجوع ہونے اور پلٹنے کے ہیں، بندہ کی طرف سے توبہ کے معنی ہیں کہ اس نے نافرمانی سے پلٹ کر اللہ تعالی کی طرف رجوع کرلیا اور اطاعت اختیار کرلی، اللہ کی طرف سے توبہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنی صفت توّاب سے نافرمان غلام کے معافی مانگنے کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوکر، اپنی معافی ورحمت کی عنایت کرے۔

توبہ کے معنی ہیں کہ انسان گناہ اور نافرمانی کے کاموں میں اپنے کئے پر نادم ہو، جس برائی کا اس نے ارتکاب کیا ہے یا کرتا رہا ہے، اس کو اللہ تعالی کی نافرمانی تصور کرے اور اس سے باز آجائے اور آئندہ اس کا ارتکاب نہ کرے، یعنی گناہ سے اس کی عملی زندگی میں جو خرابی آئی ہے، اس کی اصلاح کرے۔

اس کو آسان طریقے سے یوں سمجھئے کہ انسان راستہ چلتے چلتے اگر غلط سمت چلا جائے تو جب غلطی کا احساس ہو یا بھٹک جانے کا علم ہو یا کوئی دوسرا احساس دلائے تو فوراً واپس چلا آتا ہے اور جہاں سے غلط سمت چلا گیا تھا، پھر وہیں سے صحیح راستے کی طرف چلنا شروع کرتا ہے، اس طرح غلط راستے سے فوراً واپس آکر صحیح سمت چلنا، دراصل یہی مفہوم توبہ کا ہے۔

زندگی گزارنے میں اللہ کی نافرمانی کا احساس ہوتے ہی اسے ندامت وملامت اور نفرت وکراہیت کے ساتھ فوراً چھوڑ کر، اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری اختیار کر لینا دراصل توبہ ہے، دنیوی کاموں میں بھی غلطی ہو جائے تو انسان معافی مانگ کر صحیح روش اختیار کرتا ہے یہ اس کی فطرت ہے، کوئی توبہ اس وقت تک حقیقی توبہ نہیں ہے، جب تک کہ وہ اللہ کو راضی کرنے کی نیت، اللہ کی خشیت، ڈر خوف سے اور برائی کو چھوڑنے کے ارادے سے نہ کی گئی ہو۔

اگر کوئی غلط راستے پر چلنے یا راستہ بھٹکنے کے احساس کے باوجود غلط راستے پر زنا، شراب، سڑے ہوئے گوشت میں مزا، لوٹے ہوئے مال، غذاؤں کی لذت اور عیش و عشرت کے مزے لینے کے لئے سیدھے راستے کو چھوڑ کر بھٹکے ہوئے راستے ہی پر جان بوجھ کر چلتا رہا، تو ایسے انسان کو پاگل اور بیوقوف کہا جائے گا، ایسا انسان کبھی بھی اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکتا اور نقصان اٹھاتا رہتا ہے، اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری میں بھی یہی ضابطہ ہے، اگر اطاعت وفرمانبرداری میں غلط راستہ اختیار کریں یا غلطی، نافرمانی اور گناہ کر بیٹھے تو احساس اور علم ہوتے ہی انسان کا کام ہے کہ فوراً اللہ تعالی سے معافی مانگ کر، گناہ اور نافرمانی کے راستے کو چھوڑ کر، نیکی اور سیدھے راستے پر آجائے اور توبہ کرے، نافرمانی اور گناہ کے کاموں سے نفرت وکراہیت کرے، سرکشی سے باز آجائے اور اللہ کی

خالص اطاعت وبندگی کو اختیار کرے۔

یہ بھی خوب اچھی طرح یاد رکھیے کہ زبان وقلب کی توبہ کے ساتھ ساتھ عملی توبہ بھی ہونی چاہیے، توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ انسان اپنے نافرمانی والے عمل پر نادم وشرمسار ہوکر اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرے، جس برائی کا وہ مرتکب ہوا ہے یا ہوتا رہا ہے اس کو اللہ تعالی کی نافرمانی سمجھے اوراس سے نفرت کرے۔

مثلاً ایک ماں باپ کے چار بیٹے ہوں؛ ان میں تین نافرمان اور ایک بہت ہی فرمانبردار ہے، فرمانبردار ہمیشہ ماں باپ کا حکم سنتے ہی دوڑتا اور پورا کرتا ہے، نافرمان ایسا نہیں کرتے، نافرمان بیٹوں کا حال یہ ہے کہ وہ کبھی فرمانبرداری کرتے، کبھی نہیں کرتے، ایک دن فرمانبردار بیٹا نہیں تھا، ماں باپ نے نافرمان بیٹوں سے کہا کہ وہ ان کے لئے کھانا تیار کردیں، انہوں نے سُنی اَن سُنی کردی، جس کی وجہ سے کھانا تیار نہ ہوا، ماں باپ نے ناراض ہوکر تینوں بیٹوں کو اپنے سے دور ہوجانے اور گھر سے نکال دینے کا فیصلہ کیا اور گھر سے نکال دیا، نافرمان بیٹوں کو ہوش آیا، وہ ماں باپ سے لپٹ گئے، پاؤں پر گر گئے، معافی مانگی اوراقرار کیا کہ ابا حضور! ہم سے غلطی ہوگئی، ہم آپ کے بیٹے ہیں، ہمیں معاف فرمایئے، آئندہ ہم ایسا کام نہیں کریں گے، جس میں آپ لوگوں کی نافرمانی ہو، ذرا غور کیجئے کہ ماں باپ کو اپنے نافرمان بیٹوں پر کتنا پیار آئے گا، وہ معاف کرکے گلے لگالیں گے، بس یہی حال بندہ اور اللہ کا ہے وہ اپنے نافرمان بندوں کے پلٹنے، اقرارِ گناہ کرنے اور آئندہ نہ کرنے کے عزم پر خوش ہوتا اور ان کے گناہ معاف کردیتا ہے، اسی کی مثال حدیث میں اونٹ والے شخص سے دی گئی ہے۔

توبہ میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اور گناہوں کی لذت نہ لیں، جس وقت انسان کو گناہ کا احساس اور علم ہوجائے فوراً اسی وقت استغفار کرتے ہوئے توبہ کرنی چاہیے، توبہ میں دیر کرنا، سستی اور ٹال مٹول کرنا مناسب نہیں، اگر نفس اپنے سابقہ گناہ کی یاد سے لطف لے رہا ہو تو بار بار توبہ کرنی چاہیے، یہاں تک کہ گناہ کی یاد ختم ہوجائے اور گناہوں سے

دور ہونے کے لئے لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِا للّٰہِ پڑھتے رہنا چاہئے، اس لئے کہ گناہ سے بچنے اور نیکی کی طاقت دینے والا اللہ ہی ہے، اگر گناہوں کی لذت آتی رہے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف ابھی تک دل میں جڑ نہیں پکڑا۔

اگر کوئی انسان برائی اور گناہ کو کسی بیماری کی وجہ سے یا مالی نقصان کی وجہ سے یا لوگوں میں بدنامی کے ڈر سے یا صحت کی بربادی کی وجہ سے چھوڑ دے تو وہ چھوڑ دینا توبہ کی تعریف ہی میں نہیں آتا، توبہ تو خالص کسی بُرے عمل کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے لئے یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی غرض سے ترک کرنا توبہ کہلاتا ہے۔

توبہ کو بار بار توڑنا اللہ کے ساتھ مذاق ہے!

توبہ کر کے بار بار اسے توڑتے چلے جانا، توبہ کو کھیل بنالینا یہ توبہ کے جھوٹ ہونے کی کھلی دلیل ہے؛ کیوں کہ توبہ کی اصل جان گناہ سے نفرت، کراہیت اور شرمساری ہے بار بار کی توبہ شکنی اس بات کی علامت ہے کہ اس کے پیچھے کوئی شرمساری، نفرت اور کراہیت موجود نہیں ہے۔

اس کی مثال ایسی ہے جیسے غلط راستہ پر بھٹکے ہوئے راستہ پر حرام، لذت دار، مزے دینے والی چیزیں رکھی ہیں، شراب، زنا وغیرہ پیسوں سے یا مفت میں دستیاب ہو، احساس دلانے کے باوجود اس راستہ پر بار بار مزے حاصل کرنے کے لئے جاتے رہنا اور پھر سزا سے بچنے کے لئے غلطی کا زبانی بار بار اعتراف کرنا اور بار بار جان بوجھ کر اسی راستہ کو پسند کرتے رہنا یہ مذاق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امتحان کی خاطر دنیا میں دو راستے رکھے ہیں، جنت کا راستہ، جہنم کا راستہ، جنت کے راستے میں مشکلات اور تکلیفیں رکھی ہیں، دوزخ کے راستے میں آسانی، مزے اور آرام رکھا، لذتیں رکھیں، اگر انسان جان بوجھ کر دوزخ کے راستے کو دوزخ، غلط اور بغاوت کا راستہ جان کر بھی اسی راستہ پر جاتا رہے اور غلطی کا بار بار زبانی اعتراف کر کے چلتا رہے تو یہ جہالت اور مذاق ہے۔

ایک انسان ایک سوراخ میں سانپ کو دیکھنے کے باوجود دو مرتبہ ڈسا نہیں جاتا، اسی طرح ایمان والے آخرت کا یقین رکھنے والے دوزخ کے عذاب سے واقف ہوجانے کے بعد بار بار گناہوں کی طرف نہیں بھاگتا۔

سورۂ نساء، آیت:۱۸ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:''ہاں! یہ جان لو کہ اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہی لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی بُرا عمل کرگزرتے ہیں اور اس کے بعد جلدی ہی توبہ کرلیتے ہیں، ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظرِ عنایت سے پھر متوجہ ہوجاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے، مگر توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو بُرے کام کئے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی، اور اسی طرح توبہ ان کے لئے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر رہیں، ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے''۔

اللہ نے بحیثیت توّاب سچی اور پکی توبہ کی شرط رکھی ہے!

یَآ أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْآ إِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحاً۔ (التحریم:۸)

اے ایمان والو! اللہ سے سچی اور پکی توبہ کرو!

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: توبۂ نصوح کا مطلب یہ ہے کہ جب تم سے کوئی قصور ہوجائے تو اپنے گناہ پر نادم ہو پھر شرمندگی کے ساتھ اس پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور آئندہ کبھی اس کام کا ارتکاب نہ کرو۔ (تفسیر ابن کثیر:۱۶۹/۸)

یہی مطلب حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے، ایک اور روایت میں حضرت عمرؓ نے توبۃ النصوح کی تعریف یہ بیان کی ہے کہ توبہ کے بعد آدمی گناہ کا اعادہ تو درکنار اس کے ارتکاب کا ارادہ تک نہ کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت ابوبکرؓ نے بیان کیا اور سچ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص گناہ کر بیٹھے پھر اس کے بعد وضو کرے، نماز پڑھے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے، تو اللہ ضرور اس کو بخش دے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ نے گناہ معاف کرنے اور مغفرت کرنے کے لئے بہت سے راستے لوگوں کے لئے بنا رکھے ہیں، کہیں ماں باپ کی خدمت پر جنت کا وعدہ فرمایا تو کہیں دین کی خاطر قربان ہونے پر شہادت کی بشارت دی اور کہیں گناہ کا کفارہ؛ روزہ رکھنے اور ماں وخالہ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کو بتایا، مگر توبہ سب سے بڑا طریقہ ہے، اللہ کے حضور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اپنے کو گنہگار سمجھنا اور معافی مانگنے کا، صغیرہ گناہ نیکیوں کے ذریعہ معاف ہوتے رہتے ہیں؛ لیکن کبیرہ گناہ توبہ ہی سے معاف ہوتے ہیں، مگر شرط یہ ہے کہ صحیح اور سچی پکی توبہ کی جائے، توبہ زبان سے توبہ توبہ استغفار کہنے سے توبہ نہیں ہوتی، بغیر گناہ کئے بھی توبہ کرتے رہنا عاجزی وانکساری کو ظاہر کرتا ہے۔

سچی پکی توبہ کے تین شرائط ہیں

سچی پکی توبہ کے لئے تین بنیادی شرائط ہیں، ان کو ادا کئے بغیر توبہ صحیح معنی میں توبہ نہیں کہلاتی، یوں سمجھئے کے سچی پکی توبہ کے اصل تین اجزا ہیں۔

(۱) جو گناہ ہو چکے ہیں ان پر شرمندگی، ندامت، کراہت اور نفرت ہو (شرمندگی اور ندامت اس بات پر کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے)۔

(۲) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد وارادہ ہو۔

(۳) جو حقوق تلف ہوئے ہیں انکی تلافی کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک شخص (دیہاتی) کو جلدی جلدی توبہ واستغفار کے الفاظ زبان سے ادا کرتے سنا تو فرمایا: یہ تو توبۃ الکذابین ہے۔ اس نے پوچھا پھر صحیح توبہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے ساتھ چھ چیزیں ہونی چاہئے۔

(۱) جو کچھ گناہ ہو چکا اس پر نادم ہو۔

(۲) جن فرائض سے غفلت برتی ہو ان کو ادا کر۔

(۳) جن کا حق مارا ہو اس کو واپس کر۔

(۴) جن کو تکلیف پہنچائی ہو اس سے معافی مانگ۔

(۵) آئندہ کے لئے عزم کرلے کہ اس گناہ کا اعادہ نہ کروں گا۔

(٦) اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں گھلا دے۔

جس طرح تو نے اب تک اسے گناہ کا عادی بنائے رکھا اس کو اطاعت کی تلخی کا مزہ چکھا، جس طرح اب تک تو اسے گناہوں کی حلاوت کا مزہ چکھاتا رہا ہے، اب فرمانبرداری کا مزہ چکھا۔ (تفسیر رازی: ۱۳/ ۴۳۴)

جو لوگ پختہ اور مضبوط ایمان والے ہوتے ہیں، وہ اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہوتے، ندامت کرتے، اس گناہ کو نہ کرنے کا پختہ عہد وارادہ کرتے اور اس پر مضبوطی سے قائم بھی رہتے ہیں، جن جن کے حقوق ادا نہیں کئے فوراً ادا کرتے اور جن کا مال ناحق کھایا ہے وہ واپس کرتے ہیں۔

اس تشریح کی روشنی میں حسب ذیل چیزیں یاد رکھئے:

انسان جو بھی گناہ کرتا ہے وہ ان تینوں میں سے ہوتے ہیں:

۱۔ اللہ کے حقوق میں نافرمانی، ۲۔ نفس کے حقوق میں ظلم،

۳۔ انسانوں کے حقوق ادا کرنے میں ظلم۔

گناہوں سے بچنے اور ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے انسان کو یہ جاننا ضروری ہے کہ حقوقُ اللہ کیا ہیں، حقوقُ النفس کیا ہیں اور حقوقُ العباد کیا ہیں؟

اللہ کے حقوق ادا کرنے میں گناہ کیسے کیا جاتا ہے؟

اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ ذات، صفات، حقوق واختیارات میں کسی کو شریک نہ کرے اور ایمان کو خالص بنا کر اللہ ہی کی عبادت واطاعت کرے۔

اللہ کے حقوق میں گناہ یہ ہے کہ مخلوق کو بھی مدد کرنے والا، اولاد دینے والا، تندرستی دینے والا، مشکلات دور کرنے والا، حاجت پوری کرنے والا سمجھے، اور منتیں مرادیں مخلوق سے مانگے، دعائیں مخلوق سے کرے، اللہ کے مقابلہ مخلوق کی بڑائی اور تعریف کرے، مخلوق کو یا علی، یا حسین، یا غوث، یا خواجہ، یا رسول اللہ المدد کہہ کر پکارے، مخلوق یعنی پیرو

مرشد اور پیغمبر کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھے، مخلوق، علم، جھنڈے اور درگاہ کو سجدہ اور رکوع کرے، کعبۃ اللہ کو چھوڑ کر درگاہوں کا طواف کرے، جھوٹی قسمیں کھانا، مخلوق کے نام پر قسم کھانا، اللہ سے بڑھ کر مخلوق سے محبت کرنا، ڈرنا، اللہ سے نا اُمید ہو جانا، اللہ کے قانون کی جگہ جان بوجھ کر اپنا یا انسانی قانون کے تحت زندگی گذارنا، اللہ کے علاوہ مخلوق کو علم غیب رکھنے والا سمجھنا، مخلوق کے نام پر قربانی کرنا، جانور چھوڑنا یا چڑھاوا چڑھانا، یہ سب حقوق اللہ میں شرک ہوگا، توبہ سے پہلے ان تمام باتوں کو شرک جان کر توبہ کرنا ہوگا، ان کے علاوہ نماز کی پابندی نہ کرنا، فرض روزے پورے نہ رکھنا، حج نہ کرنا، زکوٰۃ ادا نہ کرنا، یہ سب اللہ کے حقوق میں ظلم ہے، ان سے توبہ کا طریقہ کیا ہے آگے سمجھائیں گے۔

نفس کے حقوق ادا کرنے میں ظلم کیسے کیا جاتا ہے؟

ریا کاری کرنا، بغیر مجبوری کے بھیک مانگنا، بخل کرنا، بے پردہ پھرنا، نیم برہنہ رہنا، جھوٹی باتیں کرنا، شراب پینا، زنا کرنا، جوا کھیلنا، آنکھ، کان، دل، دماغ، ہاتھ اور پیر سے بُرائی اور زنا کرنا، کسی سے جلن، حسد اور بغض وعداوت رکھنا، غرور وتکبر کرنا، شیخی اور بڑائی بیان کرنا، لوگوں کو کمتر سمجھنا، ناچنا، گانا بجانا، فضول خرچی کرنا، جاہلانہ رسمیں کرنا، اپنے کو اچھا دوسروں کو گنہگار اور بُرا سمجھنا، یہ سب نفس کے ساتھ ظلم کرنا ہے، اور نفس کا حق ادا نہ کرنا ہے۔

حقوق العباد میں ظلم کیسے کیا جاتا ہے؟

کسی کا ناحق قتل کرنا، مار پیٹ کرنا، کسی پر ظلم کرنا، لوگوں کو گالیاں دینا، پڑوسیوں کو ستانا، کسی کی دُکان، مکان اور زمین وجائیداد پر ناجائز قبضہ کرنا، غیبت کرنا، قرض لے کر واپس نہ کرنا، کسی پر جھوٹی تہمت لگانا، کسی کی آنکھ، ناک، کان، ہاتھ اور پیر توڑ پھوڑ دینا، رشوت، سود، جوڑے کی رقمیں، جہیز کا سامان مانگنا اور لینا، ناجائز دعوتیں مانگنا، جھوٹی گواہی دینا، یتیم کا مال کھا جانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، حقوق ادا نہ کرنا اور جھوٹے مقدمات ڈالنا وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ نے رمضان کو مغفرت اور نجات کا مہینہ بنادیا!

اللہ تعالیٰ نے تواب ہونے کی حیثیت سے رمضان المبارک کو اپنی حکمت سے ایمان والوں کے لئے رحمت، مغفرت اور نجات کا مہینہ بنادیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کا پہلا دہا رحمت ہے، دوسرا دہا مغفرت ہے اور تیسرا دہا دوزخ سے نجات ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی)

نبی کریم ﷺ کا منبر پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین کہنا!

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہوجاؤ! ہم لوگ حاضر ہوگئے، جب حضور ﷺ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین! جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین! جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا: آمین! جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہوکر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ: ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت جبرئیلؑ میرے پاس آئے تھے، (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انہوں نے کہا: ہلاک ہوجائے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا، پھر بھی اپنی کی مغفرت نہ کروائی، میں نے کہا آمین!، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہوجائے وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین! جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھاپے پائیں اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوجائے، میں نے کہا: آمین! (رواہ الحاکم، طبرانی وترمذی)

ذرا غور کیجئے رسول اللہ ﷺ نے پاگل، جادوگر، مجنون، جھوٹا کہنے والوں کو بددعاء نہیں دی، آپ کو پتھر مار کر لہولہان کر دیا گیا تو ان کو بددعائیں نہیں دیں، اپنے اوپر کچرا ڈالنے والوں کو بددعاء نہیں دی، مگر جبرئیلؑ کی ان تین بددعاؤں پر آمین فرمایا، آمین کسی

انسان کے قتل پر نہیں ظلم و زیادتی کرنے پر نہیں، شراب، جوّا اور زنا کرنے پر نہیں، مگر رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور اپنی مغفرت نہ کروانے پر دی، ذرا سوچئے آخر مغفرت کب ہوگی؟ جب سچی توبہ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے روزہ کی سب سے بڑی حکمت یہ بتلائی کہ روزے قرآن مجید کا شکرانہ ادا کرتے ہوئے اس کے احکام پر چل کر متقی بن جاؤ، اور رمضان کے مہینہ میں مغفرت تو اسی کی ہوگی جو متقی بن جائے، تقویٰ اختیار کرے، تقویٰ گناہوں سے بچنے اور سچی توبہ کرنے کے بعد حاصل ہوگا، سچی پکی توبہ کرنے کے بعد ہی انسان گناہوں سے پاک ہوسکتا ہے اور متقی بن سکتا ہے۔

متقی کون بن سکتا ہے؟

متقی بننے کے لئے عقائد صحیح ہوں، عبادات صحیح ہوں، معاملات صحیح ہوں اور معاشرت صحیح ہو اور اخلاقیات بھی صحیح ہوں، جو اِن پانچ چیزوں میں سے کسی ایک میں بھی خرابی ہو وہ متقی نہیں بن سکتے، اگر انسان ان پانچ چیزوں میں خرابی اور نافرمانی رکھ کر توبہ کرے تو وہ متقی نہیں کہلا سکتا اور اس کو رمضان سے فائدہ نہیں ہوسکتا، وہ اپنی مغفرت نہیں کروا سکتا، اس کی توبہ سچی اور پکی توبہ نہیں ہوگی، اس لئے رمضان میں مغفرت حاصل کرنا ہو اور دوزخ سے نجات پانا ہو تو ان چیزوں میں سچی توبہ کرنا ہوگا، مگر ہمارا حال یہ ہے کہ عقائد میں خرابی، عبادت میں صرف جمعہ کی پابندی، معاشرت میں یہود و نصاریٰ کی اتباع و بے پردگی، معاملات میں جھوٹ، دھوکہ، فریب، بے ایمانی اور حرام مال سے رغبت، اخلاقیات میں گالی گلوج، بے حیائی، بے شرمی، ظلم، غیبت اور جہالت، پھر کیسے ہماری مغفرت ہوگی؟

اللہ کے حقوق میں گناہ و نافرمانی سے توبہ کرنے کا طریقہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جن فرائض سے غفلت برتی ہو ان کو ادا کرنے، اللہ کے ساتھ ذات، صفات، حقوق اختیارات میں شرک کیا گیا ہو تو ایمان کو خالص توحید

سے آراستہ کریں، اور مخلوقات کو سجدہ، رکوع، قبروں کا طواف، علموں، جھنڈوں اور قبروں سے منتیں مرادیں اور دعائیں مانگنا شرک سمجھیں اور آئندہ نہ کرنے کا سختی سے عہد کریں، اور اللہ سے رجوع ہوکر اس شرک سے توبہ کریں، صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں مسلمانوں میں اس طرح کا شرک نہیں تھا۔

اسی طرح چلّوں، جھنڈوں، علموں اور درگاہوں پر اولاد، تندرستی یا نوکری، تجارت مانگتے ہوں یا بزرگوں کو مشکل کشا حاجت روا سمجھتے ہوں یا مدد کے لئے پکارتے ہوں تو اس کو گناہ کبیرہ اور شرک سمجھیں اور اکیلے اللہ ہی کو سب کچھ کرنے والا جانیں، غلطی کا احساس ہوتے ہی جتنا شرک کئے ہوں اس پر اللہ سے رجوع ہوکر معافی و استغفار کریں اور آئندہ اس قسم کے شرک نہ کرنے کا سختی سے عہد کریں تب ہی توبہ صحیح ہوگی۔

اگر کسی مخلوق کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھتے ہوں اور سننے، دیکھنے والا تصور کرتے تھے، غیب کا علم والا سمجھتے تھے تو اس طرح کے عمل کو شرک جانیں، اور اللہ سے رجوع ہوکر توبہ و استغفار کریں، اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کریں، تب ہی توبہ صحیح ہوگی۔

☆ اللہ کے قانون کی جگہ انسانوں کے قانون بنا کر زندگی گذارنا یہ بھی شرک ہے، دنیا کی انسانی حکومتوں سے ڈرنا اور اللہ کی اطاعت کے بجائے ان حکومتوں کی اطاعت کرنا بھی شرک ہے، اس سے بھی توبہ کرنی ہوگی۔

☆ شرک سے توبہ کئے بغیر عبادتیں اور اطاعتیں بارگاہِ الٰہی میں قبولیت کا درجہ نہیں پاتیں، ایمان کو شرک کے ساتھ نہیں ملانا ہوگا، سورۂ یوسف، آیت ۱۰۶: **وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ۔** ''اور ان کی اکثریت اللہ پر ایمان لاتی ہے مگر (ساتھ ہی) شرک بھی کرتی ہے''۔

☆ جوان ہونے کے بعد اگر صرف جمعہ کی نماز کا اہتمام کیا، پانچ وقت نماز نہ ادا کی تو غلطی اور گناہ کا احساس ہوتے ہی جتنی بھی نمازیں چھوٹ گئیں ان کی قضاء کرنا اور ہر روز ہر نماز کے ساتھ اپنی استطاعت پر کچھ قضاء نمازیں ادا کرنا شروع کر دینا یہ اللہ سے توبہ اور

☪ اللہ کے حقو◆ ادا نہ کرنے پر صحیح توبہ اللہ کی طرف پلٹنے کا صحیح طریقہ ہے ✠

📪 ☪ ہونے کے بعد جتنے فر■ ◆ "چھوٹ گئے ہو ✠ کی گنتی کر کے توبہ کے ساتھ ہی ہر مہینے ☪ ستطاعت کے مطابق قضا ☪ لکھنا ❑ کر دیں یہ توبہ کا صحیح طریقہ ◆ خر ☸ میں حسا☯ دینے ☪ حساب& ہوگا ✠

📪 جتنی ◆ جس سا◆ فر■ ☪ نہ کی ہو ☯ ☪ حسا ✪ ہوتے ہی ☪ تی ◆ کا حسا☯ کر کے موجو ◆ کے سا ☪ کریں یا ☪ ستطاعت ◆ گنجائش پر ہر مہینہ "پچھلی ◆ کر ☪ یہ پکی توبہ کا صحیح طریقہ ہے ✠

☪ گر فر■ ہو جانے کے بعد ☪ نہ کئے ہو ✞ تو جیسے ☪ حساب& ہو جائے ◆ سی سا◆ "کر کے ☪ کریں ◆ دیر سے کرنے پر گناہ ✞ سے معافی مانگیں ✠

یہ ☒ اللہ کے حقو◆ ہیں ☪ نسانو ✞ پر عباد ☸ کی شکل میں فر■ ◆ حضر ☸ علیؑ نے فر ◆ جو ☪ ئض سے غفلت برتی ☪ ☒ سچی توبہ کر کے عمل ❑ کر دیں ◆ مرنے تک ◆ "قضا ◆ قضا ◆ چھوٹی ہوئی ◆ نہ کریں ☪ پنے حقو◆ معا ◆ بھی کر سکتا ہے ◆ حسا☯ بھی لے سکتا ہے & ☒ نافرمانیو ✞ پ اللہ سے توبہ ستغفا ◆ کرتے ہیں ✠

☪ کثر لو◆ ☒ ☸ کے قضا ہو جانے پر قضا ☪ کرنے ☪ ☒ کئے بغیر صر ◆ ☒ سے توبہ ☪ کر لیتے ◆ یہ طریقہ توبہ کا صحیح طریقہ نہیں ہے ✠

نفس کے حقو◆ ☪ ئیگی میں گنا ☸ سے توبہ کرنے کا طریقہ

📪 ☒ ☒ ☒ ہاتھ پیر سے ◆ ☪ ئی کے عاد "بن گئے ہو ✞ تو گنا ☸ کا ☪ حساب& ہوتے ہی ◆ نکھو ✞ سے نا ☒ ◆ نا کا عاد "بنا ☒ ◆ ❑ کو ◆ گانو ✞ سے ☸ ◆ ہا ◆ پیر کو ☪ ئی ◆ ستے پر چلانے ◆ کیں ◆ اللہ سے ❑ ہو کر توبہ کریں ✠

کسی سے ... ④ ... کھتے ③ ✝ تو د ◆ ... ✝ سے پا ◆ ...

جس سے یہ ... یا ✝ تھیں ... سے محبت ... عاجز ... پیشانی سے ملیں ... کی

تر ... خوشحالی کے ... اللہ سے د ... اللہ سے توبہ ... ستغف ... ✠

تکبر ... ☺ ... شیخی ... کرنا لوگو ✝ کو حقیر ... کمتر سمجھنا یہ نفس کی بڑ"

بڑ" ... یا ✝ ... کو ختم کرنے لوگو ✝ کو ... کرنے کے عاد" بنیں ... چھا

... ☹ کو کمتر ... حقیر سمجھ ... اللہ سے ... تکبر پر معافی مانگیں ✠

فضو ◆ خرچی ... جاہلانہ ... رسمیں ... ناچنا گانا یہ سب باتیں نفس ... اللہ کا باغی

✵ ... اللہ کے غضب کو دعو ❁ د ... لی ... کو چھوڑ کر سنت کا طریقہ ...

کرنا صحیح توبہ کا طریقہ ... یہ سب ... کھتے ③ ئے توبہ کرنا صحیح توبہ نہیں ✠

... جھو ... بولنے کے عاد" بننے میں تو ... ③ ... ④ ...

... کرتو بہ ... کونہ کرنے کا پختہ عہد کرنا صحیح توبہ ہے ✠

حضر ❁ مر ... بی مرشد ... لانے سے پہلے یک ... ❁ سے

ناجائز تعلقا ❁ ... جاہلیت میں ... " کوئی بُر" با ❁ نہیں سمجھی جاتی ...

... کی محبت ... عشق میں ... یک ... کے گھر کے سامنے سے ... ہے ...

... نے مرشد کو گھر ... نے کی دعو ❁ ... کہتے ... عنا ◆ ... کا ... میں ☯

مسلم ③ ... ☯ مجھ ... قسم کے تعلقا ❁ ... میں ... سو ... اللہ ﷺ کی

صحبت سے فیض یا ☯ ③ ... لاچ ③ ... عنا ◆ کہتی ہے کہ میں ... "بغیر

... زندگی نہیں ... یسے تعلقا ❁ نہیں ... کھ سکتے تو مجھ سے نکاح ... نہو ✝ نے ...

... یہ ③ سکتا ... لیکن تم مسلم ... نہیں ③ ... حالت میں ... تم سے نکاح کرنا

جائز ہے یا نہیں یہ ... سو ... اللہ ﷺ سے پوچھو ... ❁ ... تو ... نکاح کر سکتا

③ ... ﷺ سے ... یافت ... ③ ئی کہ مشر ◆ ... تو ✝ سے نکاح ... ✠

... پر لو ❖ توبہ کی ترغیب دلانے ... اللہ کے حقو ◆ میں نافرما ... نفس کے

حقو[illegible] میں گنا[illegible] کو [illegible] بغیر صر[illegible] سے توب[illegible] ستغ[illegible] کر لیتے [illegible]
یہ صحیح توبہ نہیں ہے [illegible]

لوگو[illegible] کے حقو[illegible] کرنے میں گنا[illegible] سے توبہ کرنے کا طریقہ

حضر[illegible] علی رضی اللہ عنہ فر[illegible]

1. جس کا حق [illegible] پس کر[illegible]
2. یا جن کو تکلیف پہنچائی [illegible] سے معافی مانگ[illegible]

جو لو[illegible] حقو[illegible] لعباد میں غلطی کرتے [illegible] صر[illegible] توبہ توبہ [illegible] کرتے [illegible] مگر لوگو[illegible] کے [illegible] ئے حقو[illegible] نہیں کر[illegible] سے توبہ صحیح نہیں [illegible] حقو[illegible] لعباد میں کئی [illegible] تی [illegible] مثلاً ناجائز طریقہ سے کسی کا ما[illegible] دھوکا د[illegible] کر ما[illegible] یا کسی کی [illegible] میں [illegible] جا[illegible] دد بالینا یا ما[illegible] میں [illegible] نت کرنا یا [illegible] یا سود لینا یا غیبت کرنا یا تہمت [illegible] کسی کو گالی دینا یا جسمانی [illegible] حانی تکلیف پہن[illegible] سیو[illegible] کو [illegible] قر[illegible] باد[illegible] کسی کو ناحق [illegible]

- حضر[illegible] عمرؓ کے [illegible] مانہ میں بیت [illegible] لما[illegible] کا جا[illegible] [illegible] یک [illegible] ہم [illegible] نہو[illegible] کر حضر[illegible] عمرؓ [illegible] یک [illegible] ٹے بیٹے کو د[illegible] حضر[illegible] عمرؓ نے جب دیکھا تو [illegible] سے لے کر بیت [illegible] لما[illegible] میں [illegible] پس کر[illegible] کیا تم چاہتے [illegible] کہ قیامت کے [illegible] مسلمانو[illegible] کا مطالبہ میر[illegible] پر [illegible]
- حضر[illegible] عمر بن عب[illegible] لعزیزؒ خلیفہ بنتے [illegible] شا[illegible] خا[illegible] سے لوگو[illegible] کی لوٹی [illegible] ئی جا[illegible] دے کو [illegible] پس کر [illegible] بیت [illegible] لما[illegible] میں جمع کر دیا[illegible]
- حضر[illegible] یک صحابی [illegible] نے [illegible] کالے حبشی [illegible] یہا[illegible] [illegible] ﷺ نے سن [illegible] تو [illegible] شخص کے پا[illegible] جا کر معافی ما[illegible] کہا [illegible] میں لیٹ جا[illegible] تم میر[illegible] کھ کر مسل[illegible] با[illegible] کا قصا[illegible] لے لو[illegible]

- حضر [illegible] یک [illegible] سے [illegible] خر [illegible]
[illegible] تے [illegible] کہا [illegible] سے میر [illegible] بدلہ لے [illegible]

- [illegible] گرنو کر [illegible] مت میں کسی [illegible] شو [illegible] لی [illegible] پس [illegible] نقا [illegible]
کر گیا [illegible] ما [illegible] کود "[illegible] ظاہر کر کے نہ د "تو [illegible] ہدیہ کے
[illegible] پرد "دی [illegible] نہ ملے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کرد [illegible] للہ [illegible] لی سے
ہمیشہ [illegible] تے گر [illegible] ستغ [illegible] پڑ [illegible] ہ [illegible]

- [illegible] دئ ہند سے پہلے یک تحصیل [illegible] صاحب کسی مشہو [illegible] مولانا کی صحبت سے جب
فیض یا [illegible] سے [illegible] للہ [illegible] لی [illegible] پچھلی [illegible] ندگی کے گنا [illegible] کودھو [illegible] د [illegible]
[illegible] حانی حالت [illegible] ست کرنے کی توفیق [illegible] نہو [illegible] نے [illegible] مت [illegible] مانے میں جو
[illegible] شو [illegible] لی [illegible] سب کو یاد کر [illegible] للہ سے معافی مانگتے [illegible] ظیفہ سے ہٹ چکے
[illegible] ما [illegible] جو گھر میں [illegible] بے [illegible] کرنے لگا [illegible] تقسیم ہند
سے قبل [illegible] متحد [illegible] پنجاب [illegible] میں تحصیل [illegible] جن لوگو [illegible] شو [illegible] لی [illegible] کے
لو [illegible] نہو [illegible] نے تحصیلو [illegible] میں جا جا کر [illegible] پرانی فائلیں نکا [illegible]
[illegible] گاؤ [illegible] گاؤ [illegible] جا [illegible] کے گھ [illegible] کو پہنچ [illegible] سے معافی ما [illegible] کے
سا [illegible] سو [illegible] سے لی [illegible] کے [illegible] نے کا
[illegible] دلا کر [illegible] پس کرد" [illegible] جو نہیں مل [illegible] کے پی [illegible] کود "
[illegible] باقی [illegible] کرد" [illegible]

- [illegible] "[illegible] سا [illegible] جہیز لی [illegible] پس [illegible] لو [illegible] سے ناجائز طریقہ
سے دعو [illegible] لی [illegible] تو معا [illegible] نایا جتنے لوگو [illegible] بر [illegible] دعو [illegible] لی [illegible] کا [illegible] کر [illegible]

- کسی سے سود کھایا [illegible] کا [illegible] پس کر [illegible]

- کسی کے ما [illegible] میں [illegible] کی [illegible] کا ما [illegible] کے [illegible] پس کر [illegible] سے
مل کر معا [illegible] بڑ "[illegible] کی [illegible] کو [illegible] نے لو [illegible] ما [illegible] پس کر کے توبہ کی [illegible]

کسی کی ... دبایا ... یا ناجائز قبضہ ... پس ... جتنا
... پیپہ ... نے کے ... لیا ... پس کرنا

کسی کا قرض ... بادیا ... تو توبہ سے پہلے ... پس کرنا یا معا ... لینا

... ﷺ ... شاد فرمایا ... گوشت ... حلال ... میں نہ جا ... گا جس کی ... نما
... ما ... سے ... ئی ... یسا گوشت ... ج ... ما ... سے ... بڑھا ... کا
مستحق ہے ...

... رضی اللہ ... نے صدقہ کا ما ... لاکر کھلا دیا ... کے
... جب آ ... تو ... میں نگلیا ... کرتے ... زکا ... دیا

... ﷺ ... یک ... یسے آدمی ... کر فرمایا جو طویل ... کر کے ... یا ... یسی
حالت میں جاتا ہے ... کے با ... گند ... پر ...
کی طر ... ہا ... کر دعا کرتا ہے ... "میر ... "میر ... مگر
حالت یہ ہے ... کا ... نا ... کا ...
... ئی ... آدمی کی دعا کیسے ... گی ...

کسی کو گالی گلو ... سے معافی مانگ ... رضی ... کو خو ... کر کے تحفہ دیا

... عمر ... زمانہ میں جبلہ بن ... یہم غسانی جو شا ... جفنہ کے سلسلہ ... ہم
کر ... جب مدینہ میں ... تو کوئی ... یسی نہ تھی ...
بر ... کو دیکھنے کے ... نہ ... ئی ... جب ... حج ... ہا بیت اللہ کا ... کرتے
... قت ... یک ... نے ... کا پاؤں ... کے لٹکتے ... ئے تہبند کے ... "پر
پڑ ... جبلہ نے ... "کی نا ... کا تھپڑ ... " نے ... کے
... کی ... یت ... لمؤمنین نے جبلہ ... یافت ...
... نے میر "تہبند ... چاہا ... گر کعبہ ... مانع ... تا تو
میں ... کی پیشانی ... کر ... نے فرمایا تم ...

"ساتھ میر ॐ جبلہ نے کہا لو نہ میں ضی کر یا تو

یسے ④ نا "تھا کہ گا کہو سے میں فرمایا نے گھر سے کہا

لمومنین میں سے جبلہ نے کی نا جیسی تم ئے ضر

یہ کیسے ③ سکتا ہے یک دی میں کا تا

نے فرمایا نے تم بر کر ئے عا کے

کی دیکھ فضل نہیں ③ جبلہ نے کہا میں کہ میں

کرکے جاہلیت کے مقا میں یا باعز جاؤ ③ نے فرمایا

یہ با یا ضی نہ کے جا

جبلہ نے کے یہ دیکھے تو کرنے کا موقع

دیا جا ٹے میں

نے نے فرمایا کی طرح کی کولے کر

خر کے بدلے خرید کی کھوٹا بن

کی غیبت کی ③ تو مل کر معافی مانگ یہ کہنا کہ مجھ سے کے ساتھ

یادتی ③ سے معا فرماد کر جائے تو مغفر کی دعا کر

سے معافی مانگ ضی کر

یک صاحب "یک گالی گلو کرتے

نہیں کبھی مٹھائی یک پکتی

تحفہ بھیجا کر دینا کو ئے

نے جب جب پوچھا تو کہا کہ تم دیتے تھے تو مجھے فا ③ میر تم لے

ہے "نہ کیا مجھ ④ میں تم کو تحفہ بھیجا جب سے تم

نے کہنا دیا ہے مجھے فا ③

کرنا نہیں ③ دبا کے

نے کا کے کے سا لوگو لوگو مانگ تو معافی ئی پر تہمت
تذ کر

کے ساتھ کی تو بدلہ یا معا لو تو
کر معافی مانگنا یا کر کے معافی مانگنا

یک یک للہ ضی کے ساتھ با
کرتے نے یہ سمجھ کر کہ یہ سے با ہا یک
نے کرنے سے با یہ تو نے
مجھے فر تھا ہے کر با ہے
سے مسلم طر سے بد نی مبتلا کر غیبت کر نے
باہر ئے ہے
یہ سنتے غلطی کو
پر پشی خر کے بدلے سے بچنے کے سے فر
بدلہ نے معا بدلہ لینے
ضی سے للہ سے دعا د

للہ سو خر فرمایا کا پر با تی یا
بدلہ لینا کرلے یک نے مجھے پیٹھ پر
جھکا د قت پیٹھ ننگی نے کر
نے کا بوسہ

یک یک گاؤ ہا نہو مسجد "
یک جاہل ہمیشہ لو کو تکلیف نے
با ہے نے صر
یت تو نے کر سے یت پوچھتا

نے یہ سن ... تو ... ہے ... مجھو ... خرتم کس ■ ... نے پو ... دیا ...

مانہ ... کی طرف ... ہاتھ ... کی طرح ... تو ... یک گالی ... د "..."

بد دعا د "..." ... گالی ... سا ◆ تک ...

کے ہاتھ ... د ... جاہل ... سا ◆ کی لڑکی یہ سب ... شہ د ... ④ ...

نے ... کر ... جا ... سے ... دھر مسجد "..." لو ... کو

سمجھا ... صاحب ... جا ... سے ... کرنے سے ... نے

سا ... سر "... کرنے کا فیصلہ ... سر "... سے جا ... ہا ...

با ... کر جانے کے ■ ... بیٹھے تھے ... یک جا ... " ... " ... کے

... کر د ... کہ مجھے ... ⊙ ... پو ... گر ... کا ہاتھ لے ... پر گ ...

... سے ضد کی ... کا ... سے سمجھا ... نے ...

... جا کر ... نا ... نے ... تو ...

◆ ... فی ما ... ◆ کر ... "مُنڈ ... " ... نے ... کے ▫ "..."

کرنے ... یہ سب ... ہے ... پرد "... سے ... ④ ... کی

◆ "④ نے شوہر ... اللہ ★ لی ... فی مانگ ... اللہ ★ لی سے توبہ کرنے کو

... اللہ کی ... جاہل ... سے توبہ کی ...

لے ... کے لوگو ... کے لوگو ... کو مقتو ◆ ... آ ... "..."

کر ... کر لینا تب ④ توبہ صحیح ③ گی ...

سے لو ... توبہ تو کرتے ... کا ◆ ④ نہیں ... توبہ کا

ضا ہے کہ جو ... ئی ... یا د تی ... نے پہلے کی ③ ... کی ⑧ فی کرنے ...

حد تک ... "..." کوشش کر ... شاد "... تعلیم د "⑧ ...

⑧ فی کی کوئی گنجائش نہ ... کوئی ... ممکن نہ ... ہا ... اللہ ★ لی سے ... فی ما ...

... نیکیا ... کر ... دھو ... کو دھو ... ہے جو ... من پر ... ③ ...

✞④ کی تعلیم د ☸ ✞ ☯ سے بچ نہیں سکتے

✠ کرنا ہے ☂ لعباد ◆● کو ← تعلیم ♌ ✞⌘

☪ لیٰ نے کیمیائے ✠ ☸ ''لکھا ہے کہ جو لو ❖ سر ✞ نو ✞ کو

کو ✞ سے بچ نہیں ☠ ♊ ✉ للہ کی ⇧ سے بچ نہیں

☪ ✉ کی تو ☯ ◆ نہیں ③ ☼ بد ♒ ہے جس کے مرنے کے ✞ کا سلسلہ

☹ جس نے لوگو ✞ کو ④ سکھا ♑ سا ◆ ✞③ کا سلسلہ

☪ یک سے ⌘ سر ''کو منتقل ③ ہے گا ✠

☪ للہ سے توبہ کی ✞③ جو عالم ☹ یک '' ☹ ☪ ✉

★ ☪ ✞ عالم سے کہا ✞ فرما ◆ ☿ پیغمبر ☪ مانہ کے ''

☹ تیر '' ↘ ☪ گر ⇗ ''متعلق ③ ✉ کا ○ ↙ سے ③ تا تو '' ❷ کو ♑

← ◆ کر ☯ تو تونے خو ☪ ☹ ■ تو ☪ تونے ☹ سے لوگو ✞ کو

☪ ✉ کے سدھا ♑ ☪ ✉ نہیں ☪ کی ☝ تد ☪ کر '' ③ ئے لوگو ✞

کو کس طرح ♌ سدھا ♑ '' ✡ ☎ ← لو ❖ ← تر ☎ سے

④ ③ کا ③ جاتے ☪ ☹ کے لوگو ✞ ☪ ☹ ♑

✠ نہیں ④ سکھاتے تھے ☪ ⌘

☪ للہ ☪ سو ♑ للہ ﷺ یہ تعلیم د ☪ لے ⇧ ''مرنے سے

پہلے ☜ توبہ کر ☪ ← ✞③ ☪ کا ☪ کرتے ③ ئے

☪ للہ کی نعمتو ✞ للہ ☪ کی مر ✸ ☸ ● ستعما ◆ کو ☪ للہ کے ✞ ⌘ نہ

کو ☪ ■ کہ مخلو ◆ للہ کا گ ♑ خا ✉ ☪ گر کوئی للہ ★ کی نافرمانی

کرتے ③ ☪ للہ کے ✞ ⌘ کر ''گا ☪ للہ ☪ سے ☪ ■ ③ ☪ کی توبہ کو

☺ ◆ نہیں کر ''گا ✠

[illegible] حا [illegible] یہ [illegible] کر کے
[illegible] سے پلٹنے کا کوئی [illegible]
شب [illegible] شب [illegible] کرتے [illegible] سو [illegible] للہ
کو [illegible] کے ساتھ [illegible] جب [illegible] گے [illegible] ضی کر سکیں [illegible]
شر [illegible] کرتے [illegible] کے [illegible]
[illegible] کو بدلے [illegible] توبہ [illegible] للہ سے [illegible] فی ما [illegible] گے تب [illegible] فی
[illegible] متقی [illegible] بن [illegible] پانے کے [illegible] ئیل کی بد [illegible] پر
[illegible] کت "گرجا [illegible] گے جس [illegible] سو [illegible] للہ [illegible] متقی [illegible] تو
[illegible] توبہ کیجیے [illegible] کر کے صحیح توبہ کیجیے [illegible]

[illegible] لادکو [illegible] نے کے [illegible] مختلف طرح [illegible] کرتا [illegible]
ماحو [illegible] لوگو [illegible] ماحو [illegible] سے فا [illegible]
[illegible] لوگو [illegible] کی صحبت سے [illegible] "کر [illegible] گرد "کر [illegible] ئی
[illegible] کر [illegible] پڑھائی سے [illegible]
کر "لوگو [illegible] ماحو [illegible] ملنے کے [illegible] بن سکتا [illegible]

[illegible] سی طرح [illegible] یک [illegible] نوکر " [illegible] توکر "کے [illegible] نہ کرنے [illegible] کی
[illegible] د "جاتی [illegible] کی بے عزتی کی جاتی [illegible] سے [illegible] دیا جاتا ہے [illegible]
[illegible] سی طرح [illegible] للہ [illegible] خر [illegible]
سے [illegible] نے کے [illegible] کرنے کے [illegible] فر [illegible]
[illegible] "شب [illegible] جو [illegible] تو [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] فرماتا [illegible] مختلف [illegible] نو
سے غلطیو [illegible] کرنا چا [illegible] کے [illegible] جو د مسلم [illegible] سے فا [illegible] نہ
[illegible] ئے تو [illegible] پانے کے [illegible] جو [illegible] کت سے [illegible] سکتا ہے [illegible] بو [illegible] کر
[illegible] کت سے نکلنا [illegible] ہا [illegible] کی توبہ توبہ کیسے [illegible] گی

♑"✉ "مسلمان توبہ کو♦☪✵ ے③ ے❺

✖ پر مسلمانو✞ کے توبہ کرنے کے⌘ جو دتوبہ ☪☪ ❁✉ کی ♓⌨✞

✉ ☪ مسلمانو✞ کو ⌘عظو✞ ♑ توبہ کی تلقین کی جاتی ہے ⌨♦ "

کی کثیر✺ دمسج ✞ "③کر با قاعدہ توبہ ✉ ♑کرتی ہے ✵⌘⌘♑ ے ♦ "کہتی

ہے ✠ ہر ✉ خطبہ ثا ⌛ ♑ ✵ ⑧ توب ستغفا ♑ کے ⊃ ❁☪ کرتا

ہے ♑ ♑ "مصلّی ✦ ✦ "کہتے ☪ کعبۃ اللہ "⊙ ↖ ہر سال ♦ ↗ ↘ لاکھ

مسلمان ✿⌘ ✵ ☪ ③ ✉ عالم کے مسلمانو✞ کے مغفر ✺ کی

دعا کرتے ♑ ✉ کے آخر" دہے "✉ ♑ کی ☽ ♑ کعبۃ اللہ "

مسلمان کعبہ کے پرد "کو ⇧ ✧ ⊙ ♑ توب ستغفا ♑ کے ⊃ ❁☪

کرتے ③ ☺ نافرما ✵ ♑ ③ ✞ ♑ کر ♑ ⬅ فی مانگتے ❺ ✉ ⊙

"مسلمان ☹ ☹ ⇩ ✞ ☪ ⊙ عا ✺ ⌘ اللہ کو ♑ گھنٹو✞ دعا

کرتے ☪ کے⌘ جو دمسلمانو✞ کی دعاؤ ♑ توبہ ☪ ❁✉ کی ♓⌨✞

" ⊙ کم ♓ تے ✉♦☪ "مسلمانو✞ پر ④ ♌ ② ✉ ♓ ✿ ♓ تے

✉ کی بے عزتی ♑ برباد" کا ماحو♦ بڑھتا ④ ♑ ہا ہے توبہ کرنے کے⌘ جو د

مسلمان ✗ ♑ بے عزتی کے ♑ ✡✞③ تے ♑ ہے ❺ ✉ کی دعاؤ✞ سے

✿ سدھرنے کے ⚐ ④ ♑ ہا ہے ✉ ♑ عب دبدب⌘ سر"قو مو✞ پر

✡✞ ⌨ ♑ ہا ہے ✉ ✦ پیس ☪ خلافا ✺ ✡✞ ⊙ ♑ ⌨ ♑ ہے ❺ ✿ بزد♦

✡✞③ تے ♑ ہے ❺ دعاؤ✞ ✉ کو فا ✿ ✡✞ ⌨ ♑ ہا ہے

✉ ☪ یک مشہو ♑ ❖ سے ⚘ نے ☪ ♦ کہ ہر سال ♑ ✉ کے

خر" ② ♦ جو مغفر ✺ کا ② ③ تا ہے ♑ ✉ "مسلمان ⌘ کر مغفر ✺

کرتے ❺ ♑ "عالم کے مسلمانو✞ کو ⬅ ♦ کر ✉ ☪ ☯ سے محرو ♑ کھنے

کی دعا کرتے با ہے کعبۃ اللہ منبر مصلی کعبہ کے

کی جد کے مصلی "عالم کے

مسلمانو کو لی سے بے عز لت زندگی سے کھنے کی

دعا کرنے کے جو مسل "کہیں مصیبت "مبتلا کہیں

نے کے پر مسلط "تو سر کی ہے

کے زندگی کے ئے نہ

دلانے کی با "یہ کوئی ہے یت کی

کے یہ تفصیل کی ہے تاکہ ہم صحیح نکتہ پر سکیں صحیح تشخیص کر سکیں

نے یک سمجھ یک کی

" پ کہ کوئی یہ عالم ہے کا کرتے کے

سے تا تا ہے تو دیر تا کوئی سا "کوئی

گاہک کو دھوکا کی غلطی سمجھ با ہے

با کی باس کر نافر سے

سب با یک

نی مصیب ئے سے باہر سڑ کو کی دھو

" ما لوگو کی می کرتے ندگی لد کو

دیکھا لد سے کی لادو کرد کرد

کو مصیبت سے لیجئے

تو با لتجا کو خاموشی سے لو جو

ہے تو سے بد

نافر نے بد

کرنے کے کو نافر ئیو ہر

کے لے تکلیف ہے خود کو سمجھا ہے لو
کو سے ہے کو سمجھا ہے ست
کل کے مسلمانو کی ہے
نے کی شاد " دیا " کہہ سا
کرتا توبہ پس ما
جب فی اللہ سے نے کی تا توبہ توبہ
کی ہر کو کھتا تو تا قت کی شاد " سر
توبہ توبہ ہے ناجائز ما تا " شاد
قم " توبہ کر سے پڑ ہے کو توبہ
تو توبہ تب ست کرنی چا کے توبہ پس کر سا گی
کی پر بو کی ہے کی
کے سا کو یا کو سا
ہے کو دھوتا کرتا گی سے
تو پالش کر فر کر نگ کر
تا ہے کر دھوکا شو یک کر حاصل کی پا
کی پا " کرتے ستو کہ
جب موقع مت کی کرسی پر کرتوبہ بن شو لیے ما
کافر توبہ " ما "
ما نے کے توبہ ہا توبہ
کی تجینٹر سے لو ہا
شادیا کر کر ما اللہ د کو تو
چا کہ توبہ کے ساتھ شو ناجائز ما لینا کر جس شو

جس کا ما لو جس کو دھوکا دیا ۔ یا " کی کا ما پس کر

نو کو توبہ کرنے کے جو کے با کا ما نا حق نے کی

جہ نیکیا د جس کا ما لوٹا لینے گے

توبہ سر با سکتے

بے بے عریا کر توبہ توبہ کرتی

بے پردگی کو توبہ کے ساتھ بے پردگی نی پڑ "

پہن پرد " تب کی توبہ توبہ کہلائے توبہ گی

حا غیبت کر خرچی کر لو یادتی کر لو

کا توبہ کرتے ناپا تر کرتے

مسلم شر " "توبہ کا عجیب غریب بن کم لو

تے جو شو لیتے نے توبہ کے شو کرد " لو گو

تے جنہو نے " کی کم لو پس کر دیا ما

کی دھوکے سے " کے سا "

پر قبضہ توبہ کے سا " پس کرد "

توبہ کے کرد " بے پ تے توبہ کے

بے پردگی کرد " بے " جو پڑھتے توبہ سے

کے کے پا د توبہ کے گالی دیا

توبہ لو للہ لی

کو یک طر کرنے کو زندگی کو چا چا للہ

یک طر کو ظاہر کر برنا فرما

شیطا جا سو کر

فی پر عزیز للہ سے

[illegible]

کرتا لله لی مت کے کر کا لے گا
لله لی چاہے تو کر
شر شر سے توبہ کر کے صر توبہ سے
کے لے گا
یک حدیث لله سو ﷺ شاد فر نا یک
جا یک نہ جائے یک نہ جائے گا
حدیث سر
شر نہ جا
لله یت ہے کہ ﷺ نے فر شہید
لے مرد مومن کے دیئے جاتے ئے قر کے
یک یت ہے کہ مومن کے قر جہ معلق
جب تک قر نہ کر دیا جائے پر
بو یت ہے جس کا یہ ہے کہ ﷺ یک مر
یافت فر کہ مفلس بہ نے عر کہ جس کے پا
پر ﷺ نے فر مت ہے مت
کے نیکیو کے ساتھ آ نے کو گالی د
کا ناحق ما کا کا مت کا
کا فیصلہ طر جائے گا کہ جس جس
جس جس کی حق کی سب کی نیکیا بانٹ د جا
گر کا بدلہ نے سے کی نیکیا جا گی
کے دیئے جا دیا جائے گا
حدیث کی دھوکا ناجائز طر سے ما نا یا

میں یا سا سود ناجائز طر سے دعو

پر ناجائز قابض نا گالی

لوگو نیکیا د گی

نے فر جس کی بے عزتی کی

یا حق کی سے جا کا کرکے فی مانگ

سے جس کا ہم فر کے

جا سے لے تو جس کو دلا

دیئے جا کی نیکیا گی تو کی ظالم کے

د جا گی گویا آخر دکا بدلہ ئی سے

یک سو للہ سے عر بو

نت کر نافرمانی کرتے تو خر کا

گر نے فر د ئی کی ئی کا

کی کے گی تو جا گر

سے گی کی نافرمانی یادتی سے بدلہ دلایا جائے

گر کی نافرمانی گی کا بدلہ دلایا جائے

مسلم کے ہا ہے

بن یت ہے کہ شاد فر جو سے

کر پر مسلسل گی للہ لی کے ساتھ کرتا ہے

مسلمانو کی کثیر

دمک کی خاطر ما کی طر ہے یا لا دکی نے کی خاطر

خر بربا ہے یا مصیبتو کو شت کرنا چا

ناجائز کا مو "مبتلا کا مو عاد لو
توبہ بر کرتے پر کی توبہ کو
فائد د "گی کے حا سے تے

یک صاحب جو کی پ "کرتے "
تے جب شو کے نے دلایا
تو کہ ہمیں لڑ کی شا کے پیسہ چا "
شاد" کر ہر شاد" کے کم سے چا خر ہم لڑ
کے ٹھ سے لا کر کے سا
ہا لڑ بر " مدنی نے جہ سے
بڑ "کے گوشت کی "کا گوشت یا جاتا مہمانو نے پر خو خاطر
ضع کر تے ئے سے فت کی جاتی شا
مردسب پڑھتے توبہ کرتے

سے پو ما ہمیں
ئی ہم تے بس شو کے یا د
کے ما نے ما کے
" لو کی ہم کے "
پڑھتے ہم "پڑھا "لڑ یز"
" لو " پڑھیں گی ملیں ندگی "بُر "
حالا پر سکیں یہ کر ناجائز ما
لادی کرتے توبہ بر کرتے

لو کل پڑھائی مہنگی تعلیم دلا
"بڑ "بڑ کے پڑھانے کے " لس نیشن

ہمیں ... کر ... تعلیم حاصل ... تب ... پڑتا ہے

... پر کا ما ... نے کے ... نجینئر ... کا مستقبل ...

لا دپر ... کا ما ... شو ... کھ ... پیچھے ... سے ... لو ... ہے

ڈینٹ ... ق ... کو ... دلاتے ... گریڈ ... بڑ" بڑ" کو ... کر ...

(G.P.F) کرتے ... یا ... سے ... ما ... کر ...

... سے جج کو جانے ... بڑ ...

تبلیغ ... دعو ... کی محفلو ... نصیحت ... عالم ہے ... کا یہ ...

... بر شریک ... کی پا ... بر کر ... کر ... جو

زندگی ... کر ... نا ... زندگی سادہ ... ہی ... تے ... ئی

کی لوگو کے ... ہا ... بنگلہ ... شا ... قے ... لت ... نے کے ... گو

بر" ... کرنے کے ... زندگی ... سا ... سے ... موٹر ... شا" ...

لوگو کا ... کو ... خو ... لت ... سے ... تے ...

تو ... لت ... قے ... نے کے ... سے بر ... پ ...

تو ... کو سر ... تک ... ئی ... "

فا ... شا ... زندگی ... کی ... لت ... خا

فا ... کی زندگی ... تے ... کر ... کو

موٹر سائیکلیں دلا کر نوکر چا ... کھ ... ما ... سے ... کے ... تے

... ثر بس ... کی حد تک ... تا ... نصیحت ...

کی ... دمک ... بر کرتے ...

... یک صاحب جو ... دل ... پر

کی مدنی ... ملتی ... "لوگو ... کر ... یت کر ... کا ...

لاکھ مر ... یت کر ... پڑھانے ... تا کہ ... دل ... جا ... کیجئے

توبہ کی تعلیم د کو پڑھا کر توبہ کا یا ہا ہے

یک صاحب نے حج پس کرا مت کو سو

پوسٹ کر دیا حاجی ③ کر موٹی گالی د ③ ئے

مجھے سو دیا

⑨ لو شو نا جائز ما ◆ کے عاد" ③ تے دلا یا

تو مکمل ③ نے کے ⑧ ہم بن جا

کا مو سے توبہ کر ⑨ ③ نے کے ⑧ بڑ" سے یہ

③ ئے کا ہمیں توبہ کے ⑧ کا موقع دیا

بڑ" ھی کرتا کر منتش تے ❺ حالا سی ئی

کے بنگلہ ئی کی " " ما ◆ کے فر ما ◆ کو

بینک نس کھ کرما ◆ ⑨ تو ما ◆

نا کریا فلیٹ خرید کا ی کی " کرتے ③

توبہ کرتے ③ تسبیح ہاتھ " تے کے

سے پچھ ئی ③ جائے گی

⑨ لوگو سے پو شاد " "

ہے کہ ہم کی شا

ما ◆ یا تو ہم "شاد" ہم

پیچھے لو توبہ بر کرتے

⑨ لوگو سے پو کی شاد" "ما ◆ ہے

حالا کے تے کہ ہم

کی پڑھائی پرلا پیپہ قابل یا لاد

کو د " قابل لات ◆ کر جو

[illegible] کا [illegible] تو [illegible] کو [illegible] حل سکی ہے [illegible] لو [illegible]

[illegible] بر توبہ [illegible] کرتے [illegible]

[illegible] کا [illegible] تا ہے [illegible] شاد" " ما [illegible] سا [illegible]

تو [illegible] کی شاد" " [illegible] کر [illegible] نہ [illegible] " [illegible] گے

[illegible] بر کرتے [illegible] جا [illegible] لو [illegible] توبہ [illegible]

[illegible] کوئی [illegible] ہے کہ ہم مذ [illegible] لو [illegible] پیہ پیچ [illegible] چا [illegible]

لڑ [illegible] سٹیٹس [illegible] سے شاد" [illegible] مر [illegible] سے

[illegible] " دعو [illegible] شاد" خا [illegible] سے [illegible] " [illegible] لے [illegible]

[illegible] دعو [illegible] تو [illegible] پانچ [illegible] کی دعو [illegible] تو با قا [illegible] سو [illegible]

[illegible] کی دعو [illegible] ما [illegible] لڑ [illegible] لو [illegible] کو [illegible] کرتے [illegible] لو [illegible] توبہ

[illegible] کرتے [illegible]

[illegible] لو [illegible] تو مختلف [illegible] میں شاد" خا نو [illegible] " کرکے [illegible] خرچی کا [illegible] کرتے

[illegible] کہ [illegible] " نہ [illegible]

[illegible] کی طرح [illegible] شاد" [illegible] لڑ [illegible] لو [illegible] کو مختلف [illegible] بڑ [illegible] سے کرنے پر

[illegible] کرتے [illegible] شاد" کو مشکل [illegible] د [illegible] لو [illegible] توبہ [illegible] کرتے [illegible]

[illegible] لڑ [illegible] سو ما [illegible] جہ سے [illegible] شاد" [illegible] کا [illegible] یا [illegible]

سے شاد" [illegible] سے لو [illegible] قر [illegible] " مبتلا [illegible] کر [illegible] جاتے [illegible] لڑکے

[illegible] لے توبہ [illegible] کرکے خو [illegible]

[illegible] سے پو [illegible] نے لڑ [illegible] کے [illegible] پر [illegible]

[illegible] ٹی [illegible] یہ سود [illegible] تا [illegible] شاد" [illegible] لاکھ " [illegible]

[illegible] کل جب یہ بڑ" [illegible] جائے گی تو [illegible] لاکھ چا [illegible] تب ہم [illegible] سے لا [illegible] گھ

[illegible] کر [illegible] لا ہے [illegible] کر توبہ [illegible] کرتے [illegible] لو [illegible] یا شاد" کا

نا سود پر فلسفہ ... سے یا ... کی
قمیں لڑ ... لو ... سے لیکر لوگو ... یہ سب لو ... توبہ ... کے
کرتے ... یک صاحب ... کی شاد ... شو ... کا ما ... کر
... کیجئے کہ جب ... "جائے گا تو دعا" ... ہے گا
مسلمانو ... جہ سے ... مسلمو ... کی
طرح فینانس کا ... جائز ... یک صاحب ... لے ... کے پا ... تھے
یک ... ست ... ست ... کل ... فینانس پر ما ... د "
ہے ... کو چا ... گر ... تو کم سے کم شر ... سٹ پر
... ست ... یہ تو ... سود نا ... تب ... یہ سب با
مت ... سب ... ہم کو ... ناجائز مت سمجھا ... یہ
... ہم سب جا ...
یک صاحب جو ... "محکمہ" ... "پر" ... "ٹینڈنٹ" ... پر علی ... نے
کے ... پڑ ... قت کی ... پا ... "
قر ... کا ... کر محلے کے ... "کو پڑھانے ...
... ظیفے ... مدنی کو لوگو ... بڑھانے کے ... قر
د ... کا ... لوگو کو ... سود نہ ... بینک کے سود کے
برسالا ... کر دیا ... گے تو ہم
سے بچ جا ... کی ... جائے ... "د ... سا
قرآن مجید ... پڑ ... جہ سے مسجد "لو ... امامت کے ... گے
بڑھانے ... جب لوگو ... گے بڑھانے ...
... نہ ... پڑھا کر ... خود ... لو ...
کر ... یہ توبہ ... توبہ کے ... پر ...

سے تاجر کی چٹھیا کے تے
کے بق لاکھ لاکھ کی چٹھیا کر جب کی
لو سے پو لو گو کی تی ہے ہم
کر د پس کی ظت کرنے کے حا
لے سے ما لے کر باقی فع تقسیم کرنا پڑتا ہے
لو توبہ کرتے سی طرح کا
یہ تے

لو قر جب سے ما پس تو جاتی
لہ مشہو ہے قر لو تو
ما کو تو لے بو د
لو توبہ کرتے

یک صاحب جو کافی لو گو ما لیک
سے لو جب سے ما تے یک تخ
ئی جب تخ کو سر کے لے کر لو گو کو
بو ئے یے کہ کو سر ہا ہے ما
دنو تک کو یہ کو خت کر
خت کر لو جب کی کو تو کہ
سر خت کر دیا ہے دنو تک کا نہ
یک یک کی تو نے
تک سے تک
مت کے کی لے لو کی
بدنامی ہے کہ نے سب کو تو

ٹ مجھے تو ↗ یت بدنامی ”د ☆ ③②

مجھے حدیث مت سب ”جا“③ ➔ ” ” ✝ کوما ♦

دیا لوگو ✝ ↗ مجھے دیئے سی ■ لوگو ✝ کو ☪

د ③ جا گے یک کا قر ■ تو

کا ↗ قت تک ”مو قع ③ جائے تو پڑھا ↗ کی

”سو یہ صاحب کافی ■ کرتے

کے پاس نیز حلا قف ⑤

لو ♦ یہ پر سا ♦ تک جب

مالک خالی کر ↗ کو تو یہ دیا قم لیکر خالی کرتے یا ⇦

کر ⑤ یا لت ✱ جاتے برے کرتے

پڑ ”پرنا جائز کر ⑤ یک ④ ” بو ♦ کریا کہ

د ” لوگو ✝ خت کرد ⇦ ⑤ برکر ❄ ⑤

کا بدلہ کے ■ ” ☼ کے ٹے ● ♦

کی نہ حرکت کر ♦ کو کرتے ⑤ ✝ ✝

مت ■ ④ ☪

لو ♦ کر تر مختلف ا لا ↗ کا تذ

کرکے ④ ❄ مصیبت مسل کا ✝

کر ⑥ لو بن عو ♦ کی طرح

جو یہ کی ♦ چا

یک صاحب مر ”دعو کا کرتے صر ♦ گر حاصل

کر ↗ کے یک ” مجھا پر تبلیغ جب مسل ③ گئی

سے ”شاد“ کے پر ③ سی طرح

کی توبہ

یک صاحب یک ہا نا آ کر بڑ

کی شریف تی کہ

دیکھیں جس خو تے کر دعا بر

کرتی کس کے بے کرتی

یک صاحب جب توبہ پربا کہ گھو

نا مر کے ساتھ سے کی لو

فی لی سے کو سمجھایا کرتا مجھے

کوئی کہ خو کر ا

کو ئی تے ئی فرمایا می

کو کر ئیو شاد فرمایا د

کی کر سے ئیو کی سر یک مو

صر کے نزدیک ہا کے چاہت

پڑ کر سمجھے ج کر

سمجھ کر توبہ کر کے

کی کرتے کی نافر نہ سر

توبہ ئی توبہ کا

جولو ج کے ج کی جاتی کی تلقین کی جاتی کر توبہ کر کی

پرجا تے کی تر کی جاتی تر ج کے ئل سمجھائے

جاتے باند جب تا

شر ست کر گو

کر ا سے

آتا لی توبہ کرکے بے جہ سے حا جس دلایا

ندگی یل حج سے تا حج کے

حا کا لوگو کے "توبہ کی تلقین کی جاتی

کرکے توبہ کر کی تعلیم د" جاتی جس کی

جہ طا تو توبہ کرکے ما یادتی کو

" ما کہ موجو یہ صر کا کر با یہ "

ندگی لی سا لی کے ساتھ

عت "ندگی کے سی مصیبت

تکلیف کو شت کرنا چا کا

حا چا بہ کی طرح ندگی نا چا

کی دمک سے چا کوئی

لس " پڑھا کوئی کل سب موٹرسا پر کالج

سا پر جائے کوئی کہ غر کی

طرح شادیا کے غریب

لڑکے چا لڑ لے توبہ د کہ لڑکے کے " با

یا ئی کے ساتھ تا یا فا

کی شت نہ ھی ساد غریب ندگی ٹی

ندگی چا خو خر قر لے لت ظاہر

کرنا چا خا لت فا فاجر کی بر" کی "

ندگی نا چا صر بہ کی کو کا د کے

کی طرح کر مصیبت شت کر

کی ظت کر کی

جولوگ توبہ کر کے زندگی

کو کہہ نہ کرنا

فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ

پس لوگ بد

حدیث "ماعز سلمیٌ نامی ایک کا تذکرہ

ست کر کیا پا کر سنگسار کر دیا

کے لوگو یک ماعز

ماعز کی توبہ ستوبہ کوئی کی د

کی کہ کے ہاں آ کے ہاں "

کر لا یف "

ماعز کے کی دعا کر دعا کر

لی ماعز مالکؓ فر توبہ کی گر

"تقسیم جا سب کو کافی جا ایک لوگو

حدیث ایک غامدیہ

کر ست کر کیا پا کر

کی کوئی فر تو ما

کے جب تب جب

کے ہاں کر لا پا کر کیا ست

کے لے کر کو سنگسار کر دیا

خالد ایک پر د کے

کے " آ تو آ فر خالد

یک ... توبہ کی ... کے ہاں ... کی ... جا

ناجائز ... لاظا ... توبہ کرتا ... کردیا جا

یک صاحب جو ... د" عرب ... جو ... کے ① ... د"

بینک کی جانب ... کاؤنٹ ... ما

آ ... کا رقم ... کر کے ... کردیا جا ... ظاہر با ... کے

کاؤنٹ ... " ... کی ... کر ... کو

قو ... کو جب ... سب کچھ ... دکا ... بد ... کر

د جائز ... جب تک ... "ما ... نہ کردیا

جا ... گا ... ما ... پا ... "توبہ ... گی

" ... لی ... گر ... توبہ کر "کا ... کو ... "

بد ... د ... کی توبہ کر ... لی فرشتو ... گا ... د ... "

طاعت ... لی ... " ... " ... د ... "

جو ... چا ... کی توبہ کی ... کہ

یا ... " ... کر خالص تو ... کر ... کر

کے ... یا ... جو ... " ... کا

کر کے توبہ کی ... " ... "لوگو کی

کو ... گر ... " تک ... پچ

کو ... کر ... پر د " ... کر ... کا ... کر

کی توبہ ... کرتا ... "

توبہ ... حلا ... ما ... کے ... "

توبہ ... پا ... حلا ... کے

جا ... موجو ... مانہ "لو ... ناجا ... ما ... کو

حلا ... کا ... ما ... تو ... کر ... شاعر

... "... "... تو ... کر ...

لوگو ... "توبہ ... توبہ کر ... توبہ کے

... توبہ ک ...

... دکی ... فی نہ کرنا یہ ک ... توبہ

... تو ... کر ... فرماتا

حدیث ... کر ... جو ... دی ...

"... "... ک ... ہب ...

... یافت ... ہب ...

نہ دا ... ہب ... یک بڑ "عالم ... کہ

... لی ... کے سا ... نیک ... ہا ...

حالت بد ... د "... توبہ ک ... نیک لوگو ... کے ... پر

جا ... کے ... فرشتو ... نیک لوگو ... بد

لوگو ... لے فر ...

... کا فا ... نا پا ... تو نیک لوگو ... کے ... ک ... "قریب

... کے ... نیک لوگو ... کے فر ...

... کو ... دیا ...

لی ... کے ... لو ... کو یہ ... دیا ...

... کھ کر ... توبہ ک ... گ ... ہانپ لے گا

... "...

[illegible] د" یہ تعلیم " [illegible] قے [illegible] بہ [illegible]

[illegible] ہٹ [illegible] ضگی [illegible]

[illegible] نہ عز [illegible] د [illegible]

[illegible] پر [illegible] قا [illegible] تا [illegible]

[illegible] جاتا [illegible] یک [illegible] جاتا [illegible]

[illegible]

[illegible] "لت پٹ③ جاتا [illegible]

[illegible] صا [illegible] پا [illegible]

[illegible] جس③ "لت پٹ③ جاتا [illegible]

[illegible] کر [illegible] د [illegible] تا [illegible] جا [illegible] جا [illegible] بہ

[illegible] کر [illegible] بہ [illegible] پا [illegible] کر [illegible]

[illegible] تا کر [illegible] جا [illegible] کرتا

[illegible] تا [illegible] "پا [illegible] سا [illegible]

[illegible] صا [illegible] کر [illegible] پر [illegible] تا

[illegible] تا [illegible] کر [illegible] پر [illegible]

[illegible] بہ کر [illegible] نہ کر [illegible] پر

[illegible] مت [illegible] دکر [illegible]

[illegible] بہ کر [illegible] پر [illegible]

[illegible] پس کر [illegible] تڑ [illegible] د

[illegible] پس کر [illegible] عت [illegible] حس [illegible]

[illegible] کر [illegible] مر [illegible] عت [illegible] جہ [illegible]

(الدرالمنثور:۳/۲۶۱، ابویعلیٰ)

مثلا "مز" کرتذکر

کر کر

شادی

کرتذکر "

کرتذکر "

کر یہ سب چا

کرتذکر " نا چ

پڑا

با

با

ہ جا

سا

باقاتر پر

(Sex) کر

آ پس با

یقین کر

سب آ ہر یت کرد

ظاہر کر

پرد

ظاہر کر

یک

[illegible] یافت [illegible]

[illegible] یافت [illegible]

[illegible] کرجانا [illegible]

[illegible] جب تک [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] مت تک [illegible]